RIGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT. NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD NO. P/GDP-3.

جلد ۲۵ — شمارہ ۳۴

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN Pin 143516

۲۲ شعبان ۱۳۹۶ھ — ۱۹ ظہور ۱۳۵۵ ہش — ۱۹ اگست ۱۹۷۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۶ ظہور (اگست) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سفر امریکہ اور کینیڈا کے لئے تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے بڑے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔
— حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو ناحال ضعف اور بے چینی کی تکلیف چل رہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کرتے رہیں۔

قادیان ۱۶ ظہور (اگست) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

قادیان ۱۶ ظہور (اگست) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناصر آباد کانفرنس میں شرکت اور کشمیر کی جماعتوں کے دورہ کے لئے کشمیر تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ مقدس خاندان کے دیگر افراد قادیان میں بخیریت ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کا حافظ و ناصر رہے اور بخیریت واپس لائے آمین۔

امریکہ کی سرزمین پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پہلی بار ورود مسعود

امریکہ اور کینیڈا کے تین صد احمدی احباب نے ڈلاس کے ہوائی مستقر پر حضور کا پرتپاک خیر مقدم کیا

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

ربوہ ۲۸ وفا۔ امریکہ سے بذریعہ کیبل گرام یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت لندن سے واشنگٹن پہنچ گئے ہیں۔ حضور پہلی بار امریکہ کی سرزمین پر تشریف لے گئے ہیں۔ ڈلاس کے ہوائی مستقر پر امریکہ اور کینیڈا کی احمدی جماعتوں کے کم و بیش تین صد احباب نے حضور کا نہایت پرتپاک اور والہانہ خیر مقدم کیا۔ حضور نے جملہ احباب جماعت کو السلام علیکم کا محبت بھرا پیغام دیا ہے۔

واشنگٹن۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے نے بذریعہ کیبل گرام جو اطلاع محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام ارسال کی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"واشنگٹن ۲۵ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل (۲۴ جولائی) بعد دوپہر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت لندن سے یہاں پہنچ گئے۔ الحمدللہ

ڈلاس کے ہوائی مستقر پر امریکہ اور کینیڈا کی احمدی جماعتوں کے کم و بیش تین صد احباب نے حضور کا نہایت پرتپاک اور والہانہ خیر مقدم کیا۔ سفر کی معمولی تکان کے سوا حضور کی [illegible] طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضور نے جملہ احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا محبت بھرا پیغام دیا ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور اس سفر کو ہر لحاظ سے کامیاب اور خیر و برکت کا باعث بنائے۔ آمین (غلام احمد)" (الفضل ربوہ ۲۸/۷)

ربوہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفر امریکہ اور کینیڈا کے لئے روانگی

ربوہ ۲۰ وفا۔ کل ۱۹ وفا کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز مغرب پڑھانے کے بعد اپنے سفر یورپ و امریکہ کے سلسلہ میں اجتماعی دعا کرائی۔ دعا سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

انشاء اللہ تعالیٰ کل میں امریکہ اور یورپ کے سفر پر روانہ ہو رہا ہوں گوٹن برگ میں نئی تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح کرنے کے علاوہ امریکہ اور یورپ کے مشنوں کا دورہ کرنے کا بھی ارادہ ہے۔

ہمارا ہر کام اللہ ہی کے لئے ہے اپنا کوئی کام نہیں ہے اور جس سے ہمیں کوئی امید ہے وہ اللہ ہی کی ذات ہے اس کے در کے سوا اور کوئی در نہیں اس لئے اب ہم دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اور اپنی رحمت سے اس سفر کو کامیاب کرے اور جس مقصد کے لئے یہ سفر کیا جا رہا ہے اسے پورا کرنے کے سامان مہیا فرمائے اور دین اسلام کا ہر جگہ بول بالا ہو اور گھر گھر پر اسلام کا جھنڈا لہرانے لگے آمین۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا فرمائی۔

مورخہ ۲۱ وفا/جولائی کو سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ صبح ساڑھے پانچ بجے بذریعہ کار ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے جہاں سے حضور بذریعہ طیارہ ساڑھے گیارہ بجے کراچی روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے حاضر الوقت احباب کے ہمراہ اس سفر کے [illegible]

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

[illegible] پرنٹر پبلشر نے [illegible] سے چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا [illegible]

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ ظہور ۱۳۵۵ ہش

مسجد حرام سے روکنے والے!

قرآن کریم نے بھی اس بات کو واضح کیا ہے اور دیگر تاریخی دلائل سے بھی یہ بات بپایہ ثبوت پہنچتی ہے کہ دنیا میں سب سے پہلا گھر جو خدا کے لئے تعمیر کیا گیا ہے وہ بیت اللہ شریف ہی ہے جو مکہ معظمہ میں ہے اور جسے مسجد حرام بھی کہا جاتا ہے حجاج کرام اس مبارک مسجد میں واقع بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہیں۔ ہر مسلمان اپنے اندر دلی تڑپ رکھتا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کم سے کم ایک بار تو ضرور ہی اس مبارک مقام میں پہنچے اس کی زیارت سے مشرف ہو اس میں کچھ وقت گزار کر اپنے معبودِ حقیقی کے حضور پُر سوز دُعائیں کرے اور اس سے اپنے گناہوں اور لغزشوں کی معافی مانگ کر اس کی رضا کا طلبگار بنے!!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت یوں تو سارے جزیرۃ العرب میں بُت پرستی کا رواج عام تھا۔ لیکن بیت اللہ شریف جو خدائے واحد و یگانہ کا گھر تھا اس میں بھی عرب مشرکوں نے ۳۶۰ بُت رکھے ہوئے تھے۔ اور ہر دن کے لئے ان کا جُدا بُت تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کے وقت عربوں اور خصوصیت سے قریشِ مکہ نے سخت مخالفت کی۔ ایک خدا کی پرستش پر کئی خداؤں کی خدائی کے عقیدے کو ترجیح دیتے رسم و رواج کے بے شمار بندھنوں میں جکڑے ہوئے تھے اپنے پرانے عقائد شرکیہ سے ایسے چمٹے ہوئے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابناک روحانی آفتاب کو بھی ان کی اندھی آنکھیں دیکھ نہ سکیں اور ہزاروں پردوں میں چھپے ان کے دل آپ کی شناخت سے محروم رہے اگرچہ رفتہ رفتہ ان کی آنکھوں سے پردے ہٹتے گئے قلبی بصیرت تیز ہوتی گئی اور بتدریج اسلام اور داعیٔ اسلام کی ... بڑھتے گئے۔ لیکن ان میں سے ایک ... تعداد نے مخالفت و عداوت میں بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اس شدید مخالفت و عداوت کا نتیجہ یہ ہوا کہ مکہ معظمہ میں حضور کا رہنا دشوار ہو گیا۔ اور بالآخر حضورؐ مع اپنے اصحابؓ کے مدینہ کی طرف ہجرت کر جانے پر مجبور ہوئے۔

جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم بامر مجبوری مکہ کی مقدس بستی سے ہجرت کر کے جانے لگے تھے وہ وقت بھی بڑا ہی دردناک منظر پیش کر رہا تھا۔!! حضورؐ نے مکہ سے باہر نکل کر پاک بستی کی طرف رُخ انور موڑ کر اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا

"اے مکہ کی بستی تو مجھے بہت عزیز تھی۔ لیکن کیا کروں تیرے باشندے مجھے یہاں ٹھہرنے نہیں دیتے!!

بلا شبہ یہ کیفیت بڑی درد انگیز تھی۔ جس مقدس وجود کے لئے مکہ کا شہر آباد ہوا جس کے لئے قریش کے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اس بے آب و گیاہ وادی میں خدا کے گھر کی تعمیر کی آج اسی کو اس کے وطنِ عزیز سے نکل جانے پر مجبور کیا جا رہا تھا درانحالیکہ اس سے زیادہ پُر امن شہری بستی میں اور کوئی نہ تھا۔ اس سے بڑھ کر انسانیت سے محبت کرنے والا اور اس کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینے والا کوئی بھی فرد بشر نہ تھا اور نہ ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے انہی کرب انگیز لمحات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا ہے ؎

تذکرتُ یوماً فیہ اُخرج سیّدی ⁂ ففاضت دموع العین منّی بمُنتدی

جس روز میرے سید و مولیٰ ازراہ ظلم اور زیادتی اپنے وطن سے نکالے گئے تو اس کی درد بھری یاد کا خیال کرتے ہی میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی ہے"

بہر حال پیش آمدہ حالات کی مجبوری کے سبب دل پر پتھر رکھ کر پیارے آقا مکہ کی بستی سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ لیکن اس بُعدِ مکانی کے باوجود مکہ کی یاد دل سے محو نہ ہو سکی اور نہ ہوئی۔ مکہ کی زمین کا ایک ایک ذرہ اس بستی کی ایک ایک چیز جب کبھی یاد آجاتی تو دل کو بے چین کر کے رکھ دیتی۔ جسمانی بُعد اس دلی محبت میں کمی نہ واقع ہو سکتی تھی، اور نہ ہوئی بلکہ ہجری نے محبت کی ان یادوں کو اور گہرا کر دیا ـــــــ یہی حال ان سب مومنوں کا تھا جن کو بالجبر ان کے محبوب مقام سے جدا کر دیا گیا تھا۔ نہ صرف جُدا ہی بلکہ ان کے لئے اس مقدس جگہ کے ان کے تمام دروازے ہی بند کر دیئے گئے تھے انہیں جب کبھی اس کی زیارت کرنے اور وہاں پہنچنے کی محبت ستاتی تو باوجود دل میں بڑی تڑپ رکھنے اور دیگر سامان سفر میسر آسکنے کے وہ وہاں تک پہنچ نہ پاتے کیونکہ مکہ والے ہی ان کی راہ میں بہت بڑی روک بنے ہوئے تھے ـــــ!!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور آپ کی تکذیب، قریش مکہ کی اپنی بداعمالیاں خدائے واحد لاشریک سے روگردانی اس کی ... سے استغناء حتیٰ کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے ہجرت کر جانے پر مجبور کر دیا اور پھر مکہ میں بیت اللہ شریف کی زیارت اور اس میں عبادت ... کے لئے قدم رکھنے کی اجازت نہ دینا یہ سب ایسی زیادتیاں تھیں جن کے سبب قریشِ مکہ ظلم پر ظلم کئے چکے تھے اس طرح کے ظالمانہ حالات پیدا کرنے کے عواقب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سورت انفال میں فرمایا:۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ٥ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْا اَوْلِيَآءَهٗ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥

(الانفال آیت نمبر ۳۴ و ۳۵)

فرماتا ہے کہ یہ لوگ اپنے ظلم و تعدی کے سبب اس حد تک پہنچ چکے تھے کہ ان پر خدا کا عذاب نازل ہوتا۔ لیکن ایک تو اس وجہ سے کہ تو ان میں موجود تھا خدا کا عذاب نازل ہونے سے رُکا رہا اسی طرح خدا کی یہ بھی سنت ہے کہ جو لوگ خدا سے استغفار کرتے ہیں اور اس کی طرف رجوع کرتے ہیں ان سے عذابِ الٰہی ٹل جایا کرتا ہے۔ لیکن اہل مکہ کے بارہ میں صورتِ حال بدل چکی ہے وہ اوّل تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے یہاں سے نکال چکے ہیں دوسرے اپنی کرتوتوں پر نادم و پشیمان ہونے کی بجائے انہیں اچھا گردانتے ہوئے فخر کرتے ہیں۔ ان کی طرف سے مومنوں کی ایذا رسانی کا سلسلہ جاری ہے اور تو اور مسجدِ حرام میں جانے اور عبادت بجا لانے سے روکتے ہیں اور خود کو اس کا متولی بنائے بیٹھے ہیں درانحالیکہ اس مقدس مقام کی تولیت کا حق تو خدا ترس متقی لوگوں کا ہے۔ مگر ان لوگوں کے دل تو خدا ترسی اور تقویٰ سے خالی ہو چکے ہیں اور اس کا احساس ہی نہیں رکھتے اور نہ جانتے ہیں کہ وہ ان اوصافِ حمیدہ سے عاری ہو چکے ہیں جو اس بابرکت گھر کے متولیوں کے ہونے چاہئیں اس لئے یہ بات کھل گئی کہ خدا کا عذاب نازل ہونے میں اب کوئی بھی روک نہیں رہی ہے۔

تاریخ بتاتی ہے اور دنیا اس پر شاہد ہے کہ خدا کا عذاب مکہ والوں پر آیا تھا وہ حکومت یکسر بدل گئے منکرین کی بیت اللہ شریف پر نامناسب تولیت ختم ہوئی خدا کے پاکباز بندے اس کے متولی بنا دئے گئے تاریخ کا یہ واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں بہت بڑی عبرت رکھتا اور ہر زمانہ کے ان افراد کے لئے جتا دینی رکھتا ہے جن کو بیت اللہ شریف کی تولیت کا موقعہ ملا کہ خبردار تم نے اس بیت الحرام کے دروازے کسی بھی ایسے شخص کے لئے بند نہیں کرنے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا کلمہ طیبہ پڑھتا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر دل سے ایمان لاتا اور زبان سے اس کا اقرار کرتا ہے

اس پس منظر میں ذرا غور تو کیجئے حال کے ان خود ساختہ اسلام کے اجارہ داروں کے کردار پر جنہوں نے احمدیوں کے بارہ میں ایسے فتوے جاری کئے جو سراسر قرآن ... اور سنت نبوی کے منافی ہیں۔ حتیٰ کہ ان کے انہیں فتووں کے نتیجہ میں رُوئے زمین کے تمام احمدیوں کو (جو سچے دل سے دینِ اسلام پر ایمان لاتے اور خدمت اشاعتِ اسلام میں شب و روز مشغول ہیں) بیت اللہ شریف کی زیارت اور اس کے حج سے بالجبر روک رکھا ہے۔ جوں جوں ایامِ حج قریب آتے جاتے ہیں۔ ریڈیو پر احمدیوں کو حج سے محروم کئے جانے کا اعلان سُن کر سب جگہ کے احمدی اپنے دل مسوس کے رہ جاتے

(باقی دیکھئے صلا پر)

خطبہ جمعہ

اسلام کا یہ ایک بنیادی حکم ہے کہ قانون کا احترام کرو اور کبھی قانون شکنی نہ کرو

جو شخص بھی قانون کی اطاعت کریگا اُسے لازماً صاحب امر کی بھی اطاعت کرنا ہوگی!

شرک سے کلی اجتناب اور توحید خالص پر قائم ہو جانے کا یہ تقاضا ہے کہ خدا کے ہر حکم کی ہر صورت اطاعت کی جائے!

اپنے نفسوں کے جوشوں کو ہمیشہ اپنے قابو میں رکھو اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے انہیں خدمت اسلام اور نوع انسان کی بھلائی کیلئے خرچ کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲ روفا ۱۳۵۵ ہش مطابق ۲ رجولائی ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دوست جانتے ہیں کہ گرمی میرے لئے مستقل بیماری ہے چنانچہ پچھلے دنوں گرمی اور جگر کی خرابی کی وجہ سے دوران سر کا بڑا شدید حملہ ہوا۔ کئی روز تک بڑی تکلیف رہی۔ اب پہلے سے نسبتاً افاقہ ہے۔ لیکن چونکہ درس القرآن کلاس ہو رہی ہے اس لئے ہمارے بچے اور بڑی عمر کے دوست بھی تشریف لائے ہوئے ہیں اس لئے میں ابھی وقت انہیں مختصراً کچھ کہنے کے لئے اور ان کی وساطت سے جماعت تک اس آواز کو پہنچانے کے لئے یہاں آگیا ہوں میں جو کچھ کہوں گا۔ وہ سب کے لئے نصیحت ہے۔

پہلی بات

تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چونکہ ایک کے بعد دوسری نسل پیدا ہوتی ہے۔ وہ بچپن گزار کر جوانی میں داخل ہوتی ہے۔ اور پھر بڑی عمر کو پہنچ جاتی ہے۔ پھر وہ بھی اپنے وقت پر اسی طرح اس دنیا سے گزر جاتی ہے جیسی طرح ایک فلم نظر کے سامنے سے گزرتی چلی جاتی ہے کچھ بنیادی باتیں ہیں جو بنیادی صداقتوں پر مشتمل ہیں۔ اُن کو دہراتے رہنا اس لئے ضروری ہے کہ ایک نسل خواہ اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھنے والی ہی کیوں نہ ہو اگر آنے والی نسل یا کم عمر نسل جو ہماری انسانی رو (بہاؤ) میں شامل ہوتی ہے۔ وہ اس حقیقت کو نہ سمجھے اور ان کے کانوں میں بار بار بنیادی باتیں نہ پڑیں تو حقیقت سے ان کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے اور اس سے بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس جو بنیادی صداقتیں ہیں، جن کے متعلق بار بار کہنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان میں سے بعض کو میں اس وقت لوں گا۔ کیونکہ ایک خطبہ میں سب پر کچھ کہا بھی نہیں جا سکتا خصوصاً وہ خطبہ جو گرمی کا بیمار مختصراً دے رہا ہو۔

پس پہلی بات جو بچپن میں ہمارے کانوں میں پڑنا وہ یہ بھی کہ

قانون شکنی نہیں کرنی

لیکن اس وقت بڑوں کے مقام اور ان کی عزت و احترام کی وجہ سے ہم نے حکمت سمجھے بغیر ان کو صحیح تسلیم کر لیا۔ پھر جب بڑے ہوئے تو ہم نے اس مسئلہ پر غور کیا تو اس بنیادی صداقت کی حکمتیں بھی ہمارے ذہن نشین ہو گئیں۔ اس وقت چونکہ میرے مخاطب بچے بھی ہیں اور بڑی عمر کے بھی ہیں اس لئے میں بچوں سے تو یہ کہوں گا کہ انہیں سمجھ آئے یا نہ آئے اسلام کی اس بنیادی صداقت کو مان لینا چاہیئے کیونکہ بڑی پُرحکمت تعلیم ہے قرآن عظیم کی اسے سمجھو اور دل میں گاڑ لو یہ تعلیم اس لئے دی گئی کہ مسلمانوں نے دنیا کے ہر ملک میں پہنچنا تھا جس وقت قرآن کریم نازل ہوا اس وقت گو اس کے مخاطب عرب کے لوگ ہی تھے۔ لیکن ساتھ یہ بھی اعلان کیا گیا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عالمین کے لئے ہے، آپؐ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا گیا تھا۔ پس چونکہ دنیا کے ہر ملک میں مسلمان نے جانا تھا۔ اس ذہنی بچے کو تو یہ کہا گیا کہ قانون شکنی نہیں کرنی اور بڑے کو

اس کی حکمت بھی بتا دی

کہ تم نے ہر ملک کے شہری کی حیثیت میں زندگی گزارنی ہے۔ بعض ممالک اسلامی ہوں گے۔ بعض کی حکومتیں غیر اسلامی ہوں گی۔ لیکن ہر وہ حکومت جو ایک شہری کے حقوق کو قائم کرتی اور ادا کرتی ہے تم نے قطع نظر اس کے کہ حاکم کون ہے، اس اصولی تعلیم کو یاد رکھنا ہے کہ اولی الامر کی اطاعت کرنی ہے۔

میں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں بہت سی ایسی باتیں بتائی تھیں آج میں پھر ان میں سے ایک بات کو لے رہا ہوں۔ قرآن کریم کے الفاظ الٰہی انتخاب ہیں ان پر غور کریں تو بڑا لطف آتا ہے اللہ تعالیٰ نے حاکم وقت نہیں کہا۔ بلکہ "اولی الامر" کہا ہے۔ دراصل ایک قانون ہے اور ایک صاحب قانون ہے۔ اولی الامر میں یہ دونوں باتیں آجاتی ہیں ایک امر یا حکم ہے جس کو ہم قانون کہتے ہیں۔ جب وہ مدون ہو جائے ملکی دستور یا قانون بن جائے تو وہی امر یا حکم ہے اور ایک صاحب حکم ہے جہاں تک صاحب حکم کا تعلق ہے اولی الامر کی رو سے اس کا دائرہ اختیار نفاذ حکم تک محدود ہے یعنی اس نے EXECUTE کرنا ہوتا ہے یعنی حکم کو نافذ کرنا ہوتا ہے۔ پس جو شخص بھی قانون کا احترام کرے گا۔ اس کو لازماً

صاحب امر کی بھی اطاعت کرنی پڑے گی۔

یہ اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔ جس کا اثر چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ میں ہمیں نظر آتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو دنیا میں فساد پیدا ہو جائے اگر ایسا نہ ہو تو اسلام کی تبلیغ کے راستے میں بڑی زبردست رکاوٹیں پیدا ہو جائیں اگر ایسا نہ ہو تو وہ کشش اور جذب جو اسلام کا خاصہ ہے اور عرب یا مصر یا شام یا ہندوستان یا پاکستان تک محدود نہیں۔ بلکہ نوع انسانی کو اپنی طرف کھینچنے والا ہے اس کے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اس واسطے جہاں نوع انسانی کو امت واحدہ بنانے کا ایک منصوبہ تیار کر دیا گیا۔ وہاں جو اندرونی حقیقت تھی یعنی وطن کی محبت [illegible]

کا حصہ بنا دیا گیا اور اس میں کوئی تضاد نہیں بلکہ ان میں دونوں باتوں کا ایک نہایت حسین اور نہایت پُر لطف امتزاج ہے دراصل اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے انٹرنیشنلزم اور نیشنلزم یعنی بین الاقوامی تصورات اور قومی نظریات کے اندر ایک امتزاج پیدا کر دیا ہے ان میں ایک جزو پیدا کر دیا ہے۔ انسانی نظر اور اس کی بصیرت اسے دیکھ کر الجھتی نہیں کہ ان دونوں کا آپس میں ملاپ کیسے ہو گیا۔ اس لئے جو دوست بڑی عمر کے ہیں وہ سوچیں۔ ہم بھی جب بڑے ہوئے تھے تو اس مسئلے پر سوچا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی حکمتیں بتا دی تھیں۔

پس ایک تو میں اپنے بچوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم سے جو بڑی نسل پہلے یکے بعد دیگرے احمدیت میں شامل ہوئیں ان کو یہ تربیت دی گئی تھی کہ

قانون کی اطاعت کرنی ہے

انہوں نے یہ تربیت حاصل کی تھی کہ قانون شکنی نہیں کرنی اور جو شخص صاحب قانون ہے اس کی بھی اطاعت کرنی ہے کیونکہ وہ قانون کا نفاذ کرتا ہے اور اس طرح گویا ملک ملک کا قانون ملک ملک کے شہریوں کی جان و مال، عزت و آبرو اور دوسرے حقوق کی حفاظت کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ یہ اہمیت کے لحاظ سے ایک چھوٹا حکم ہے جسے میں نے بچوں کی عمر کے لحاظ سے ان کے ذہن نشین کرانے کے لئے لیا تھا۔ گو یہ چھوٹے چھوٹے حکم ہیں۔ لیکن ہیں بنیادی احکام ہی سے اور ہر حکم کی پابندی کرنا اور اس کا ماننا اور اس سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے تاہم کوئی حکم چھوٹا ہے اور کوئی بڑا ہے قانون اور صاحب قانون کی اطاعت کرنا چھوٹے احکام میں سے ہے۔ گو یہ بھی ایک بنیادی حکم ہے لیکن جو بنیادی طور پر سب سے بڑا حکم ہے وہ

شرک سے اجتناب

ہے۔ اسلام نے جس طرح شرک کو بیان کیا ہے وہ بیان اپنے اندر ایک حسن رکھتا ہے۔ بلکہ یہ کہنا صحیح ہے کہ یہ حسن بیان اپنے کمال پر پہنچا ہوا نظر آتا ہے۔ پھر قرآن کریم کی جو تفسیر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو تشریح کی اس کا ایک ایک لفظ دوسرا ورق حسن سے بھرا ہوا ہے۔ توحید باری کا اقرار اور شرک سے اجتناب کی تعلیم پہلو بہ پہلو چلتی ہے۔ اصل توحید باری ہے اور یہ مثبت پہلو ہے۔ شرک سے اجتناب منفی پہلو ہے۔ خدا تعالیٰ کو واحد یگانہ ماننا اور اسے تمام صفات حسنہ سے متصف تسلیم کرنا اور اس کے متعلق یہ یقین رکھنا کہ کوئی کمزوری اور عیب اور نقص اس کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا، توحید حقیقی ہے اور یہ جان ہے دو چیزوں کی۔ ایک مذہب کی جان ہے اور ایک انسان کی جان ہے۔ کیونکہ اگر توحید نہ ہو۔ اگر توحید کو سمجھا اور خدا تعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل نہ کی جائے۔ تو پھر انسان کو پیدا کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ جب یہ کہا گیا

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ

تو یہ بھی کہا گیا کہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا موحد دنیا میں پیدا کرنا خدا کو منظور نہ ہوتا تو دنیا پیدا نہ کی جاتی پس توحید حقیقی اور توحید خالص ایک طرف مذہب کی روح اور جان اور دوسری طرف انسان کی روح کی روح اور اس کی جان ہے۔ توحید پر قائم ہو جانا اور قائم رہنا انسانی زندگی کا اولین مقصد ہے۔ ہماری سب دینی و دنیوی جدوجہد اسی کے گرد گھومتی ہے باقی تمام فروعات ہیں

یہی ایک نقطہ ہے

جو ہماری زندگی کا بھی مرکزی نقطہ ہے۔ اور مذہب کا بھی۔ جب ہم مذہب کا نام لیتے ہیں تو اس سے ہماری مراد اسلام ہے۔ توحید حقیقی کا اقرار اسلام کا مرکزی نقطہ ہے اسلام نے اس مرکزی نقطے کے گرد ہماری زندگی کا ہر لمحہ طواف کرتا ہے یہی ہماری زندگی کا مرکزی نقطہ ہے۔

سو جاننا چاہئیے کہ یہ توحید نہیں ہے کہ بعض لوگ

خدائے واحد و یگانہ پر ایمان

لانے کا اعلان بھی کرتے ہیں اور قبروں پر سجدہ کرنے کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔ یہ توحید نہیں ہے یہ توحید کا چھلکا ہے اسی طرح بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ وہ خدائے واحد و یگانہ پر جو تمام قدرتوں کا مالک ہے اور جس کے حکم کے بغیر درخت کا ایک پتہ بھی زمین پر نہیں گرتا اس پر ایمان بھی لاتے ہیں اور یہ بھی سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ ان کی کوششیں اپنے طور پر ثمر آور ہو جائیں گی گویا انہیں خدا تعالیٰ کی مہربانی، اس کی رحمت اور اس کے فضل کی ضرورت نہیں ہے یہ توحید کا اقرار نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی کامل معرفت انسان پر کامل فنا طاری کر دیتی ہے۔

پس

اے عزیز بچو!

اللہ تعالیٰ کی کامل معرفت تمہیں یہ بتاتی ہے اور خدا کا یہ حکم یاد دلاتی ہے کہ تدبیر کرو اپنے وقتوں کو علم سیکھنے میں گزارو۔ اس لئے تم اپنا وقت علم سیکھنے میں گزارتے ہو۔ لیکن علم کا حاصل ہونا خدا تعالیٰ کی رحمت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ یہ توحید ہے۔ یہ سمجھ لینا کہ ہم خدا تعالیٰ کی ہر آن رحمت سے یا اس کی نزول رحمت سے بے نیاز ہو کر اپنی عقل سے اپنے مسائل حل کر سکتے ہیں، یہ توحید نہیں ہے۔ توحید یہ ہے کہ انسان یہ کہے کہ میرے رب نے اپنی رحمت سے مجھے عقل دی اور میں دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنی رحمت سے عقل کے صحیح استعمال کی مجھے توفیق عطا فرمائے اور جب مجھے یہ توفیق عطا ہو جائے تو اس کا جو نتیجہ نکلنا چاہئیے وہ اپنے فضل سے خود آسمانوں سے حکم نازل کرے تاکہ یہ ہے توحید جس کا حقیقی اقرار ضروری ہے۔ دولت ہے۔ دنیوی اقتدار ہے۔ ہزاروں چیزیں ہیں جو انسان کی راہ میں بت بن کر کھڑی ہو جاتی ہیں ان کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے ادھر اُدھر پھینک دینا اور توحید خالص کی راہ پر آگے سے آگے بڑھتے چلے جانا یہ

ہر احمدی مسلمان کا فرض ہے

شرک سے بچنا اور خدا کے لئے خدا کے حضور سب کچھ پیش کرنا ہی اسلام ہے۔ یہ قربانی بھی اسی طرح ہونی چاہئیے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جذباتی لحاظ سے اور ان کے بیٹے نے ہر لحاظ سے سب کچھ قربان کر دیا تھا خدا کی رضا کے لئے اپنی گردن جھکا دی تھی اور کہا تھا اگر خدا کا یہ حکم ہے تو مجھے ذبح کر دیں چنانچہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا گیا تو کوئی بحث نہیں چلی کہ پہلے مذاہب نے تو یہ حکم نہیں دیا یا اخلاقی طور پر اس کی یہ شرطیں ہیں۔ یا انسان کے جو بنیادی حقوق ہیں، یہ حکم اس کے خلاف ہے غرض کوئی بحث ہی نہیں کی اور فیصلہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیا اور خدا تعالیٰ نے بھی فیصلہ کیا کہ تم نے اپنی مرضی سے اپنا سب کچھ میرے حضور پیش کر دیا اور میں اپنی مرضی سے یہ سب کچھ پھر تمہیں واپس لوٹاتا ہوں لیکن جن قربانیوں کا میں مطالبہ کروں گا۔ وہ اس سے مختلف اور اس سے بڑی ہوں گی۔ اور وہ

قربانیاں تمہیں دینی پڑیں گی

میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ وہ بڑی قربانی جس کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو نسلاً بعد نسل دینی پڑی یہاں تک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے اور پھر اولادِ ابراہیم آپ کی خدمت میں لگ گئی اور انہوں نے خدا کی توفیق اور اس کی رحمت سے دنیا میں نوع انسان کے حق میں ایک انقلاب عظیم بپا کر دیا۔

غرض توحید خالص پر قائم رہنا اور شرک سے پورا اجتناب ضروری ہے ایسی صورت میں جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اطاعت امیر کرنی ہے اور قانون شکنی

نہیں کرتی تو یہ ایک دوسرے کے متضاد نہیں۔ کیونکہ ہم حکومتِ وقت کے اس لئے وفادار نہیں کہ ہم کسی سے ڈرتے ہیں بلکہ اس لئے اطاعت کرتے ہیں کہ خدا کہتا ہے، حکومتِ وقت کے وفادار رہو۔ اسی طرح

ہم قانون شکنی سے بچتے ہیں

اور قانون کی اطاعت کرتے ہیں اس لئے کہ خدا نے قرآن کریم میں کہا ہے کہ تم قانون کی اطاعت کرو، اور چونکہ قرآن کریم حکمتوں سے پُر کتاب ہے۔ قرآن کریم نے ہر بات کی حکمت بھی بتا دی ہے پس ہم علیٰ وجہ البصیرت قانون شکنی سے پرہیز کرنے والے اور قانون کی اطاعت کرنے والے ہیں ویسے تو ہر ملک کی ایک بہت بھاری اکثریت قانون کی اطاعت کرتی ہے۔ اور حاکم وقت کی مطیع اور فرمانبردار ہوتی ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر علیٰ وجہ البصیرت سوچ سمجھ کر قانون کی اطاعت کرنے والے نہیں ہوتے بلکہ کوئی ڈر کے مارے کر رہا ہوتا ہے کوئی لالچ میں کر رہا ہوتا ہے کوئی کسی نیت سے اور کوئی کسی نیت سے اطاعت کر رہا ہوتا ہے اس وقت ان کی تفصیل میں جانے کا وقت نہیں لیکن ایک مسلمان احمدی اس لئے اطاعت کر رہا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسے سمجھایا ہے کہ اگر تم میرا یہ حکم مانو گے تو میری طرف سے تمہیں جزا ملے گی تمہیں ثواب ملے گا۔ تمہاری زندگی کی خوشحالی کے سامان پیدا ہوں گے اس لئے کسی پر احسان جتائے بغیر، حاکم وقت پر احسان جتائے بغیر ایک احمدی حکومت کی اطاعت کرتا ہے۔ حاکم وقت سے کسی چیز کو حاصل کرنے کی خواہش اس کے دل میں پیدا نہیں ہوتی گویا وہ یہ نہیں چاہتا کہ کسی کی اپنی رضا۔ میں اطاعت کروں گا اور اسے خوشامد بھی کروں گا تو مجھے فلاں چیز مل جائے گی یہ نہیں ہوگا بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور نوع انسانی جو اس کی مخلوق ہے اس کو فساد سے بچانے کے لئے ایک احمدی مسلمان امر کی اطاعت کرتا ہے اور اولی الامر کی اطاعت کرنے والا ہے۔ پس اس میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ یہ میرے مضمون کے پہلے حصے یعنی توحید کے عین مطابق ہے اگر قرآن کریم میں کوئی اور حکم ہوتا تو ہم اس کے مطابق عمل کرنے والے ہوتے۔ لیکن قرآن کریم نے ہمیں یہ کہا ہے اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول وَاُولی الامر منکم (النساء: ۶۰) اس لئے ہم قانون کی اطاعت کرنے والے ہیں، قانون کو ہاتھ میں لینے والے نہیں، اور قانون کو توڑنے والے نہیں اور جو صاحبِ قانون ہے یعنی جسے ہم "اولی الامر" کہتے ہیں اس کی بھی اطاعت کرنے والے ہیں اور یہ اس لئے کہ یہ بھی ایک پہلو ہے توحید کے قائم کرنے کا کیونکہ

توحیدِ خالص تقاضا کرتی ہے

کہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی ہر پہلو سے اطاعت کی جائے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کے سینکڑوں احکام میں سے ایک حکم ہے پس جیسا کہ میں بتا چکا ہوں بچوں کے لئے اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے کہ قانون ہاتھ میں نہیں لینا قانون توڑنا نہیں قانون کا احترام کرنا ہے قانون کی عزت کرنی ہے۔ قانون شکنی نہیں کرنی قانون کی اطاعت اور تابعداری کرنی ہے۔ اور اسی طرح اولی الامر کی۔ لیکن جو سمجھدار اور پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ وہ خود سوچیں کہ کچھ حکمتیں تو میں نے بتا دی ہیں باقی وہ خود مطالعہ کریں اور غور کر کے معلوم کریں۔ بڑی حکمتیں ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بیان فرمایا ہے بلکہ ابھی تک سب سے گہری حکمت جو میرے ذہن میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ اگر حب الوطن من الایمان والا حکم نہ ہوتا تو جو اس زمانے میں اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا اظہار کرنا تھا یعنی یہ کہ مختلف ملکوں میں بسنے والے انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں وہ ممکن نہ ہوتا اس کے لئے ضروری تھا کہ جس طرح پرانے زمانہ میں بڑے بڑے پتھر رکھ کر قلعوں کی دیواریں بنائی جاتی تھیں اسی طرح ہر ایک ملک کے باشندوں کا اکٹھے ہو کر بڑے بڑے مضبوط پتھر بن جانا اور اس طرح نوع انسانی کا ان مضبوط پتھروں کے ملاپ سے امتِ واحدہ بن جانا بڑا عظیم کام ہے اور ہم پر اس کی

ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ لیکن یہ اس وقت میرے مضمون کا حصہ نہیں

تیسری بات

جو اس وقت میں طلبائے درس القرآن کلاس کو کہنا چاہتا ہوں وہ علمی لحاظ سے کچھ حاصل کرنے سے متعلق ہے۔ تمام طلباء و طالبات یہاں کچھ علم سیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ علم سرچشمہ ہے عقل کا اس لئے وہ یہاں جن اچھی باتوں کا علم سیکھیں، اس کے متعلق اپنے دل میں یہ عہد کریں کہ اپنی بھلائی کی خاطر اپنی زندگی میں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"تم اگر پاک علم کے وارث بننا چاہتے ہو تو نفسانی جوش سے کوئی بات منہ سے مت نکالو کہ ایسی بات حکمت اور معرفت سے خالی ہوگی۔"

پس علم سیکھنے کے لئے ضروری ہے کہ جو بات ہم منہ سے نکالتے ہیں وہ سوچ سمجھ کر نکالیں اور اپنے لفظوں کے جوش کو اپنے قابو میں رکھیں

جوش ایک طبعی چیز ہے۔

جو طبعی چیز ہے اسلام کا یہ حکم نہیں کہ اسے فنا کر دیا جائے۔ جو طبعی چیز ہے وہ خدا کی عطا ہے اس لئے وہ غلط نہیں ہو سکتی جس چیز کا خطرہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے انسان اس کا استعمال غلط طور پر کر لیتا ہے۔ انسانی طبیعتوں کے اندر ایک جوش ایک جذبہ اور ایک احساس پیدا ہوتا ہے کہ انسان کچھ کرنا چاہتا ہے ہی جماعت احمدیہ کے ہر چھوٹے اور بڑے سے کہتا ہوں کہ تم اس

جوش کو اپنے دائرے کے اندر رکھو

اس کو بے لگام مت چھوڑو تاکہ تمہارے جوش، اسلام کی خدمت میں خرچ ہوں تمہارے جوش نوع انسانی کی بھلائی کے لئے خرچ ہوں تمہارے جوش دوسروں کے لئے ضرر پر منتج نہ ہوں تمہارا جوش زبان سے بھی نکلتا ہے ہاتھ سے بھی نکلتا ہے مگر اشاروں سے بھی انسان اپنے جوش کا اظہار کر دیتا ہے۔ لیکن ہر وہ اظہار جوش جو غلط طور پر کیا جاتا ہے وہ انسان کو حکمت کے سرچشمہ سے دور لے جانے والا ہے۔

پس میں طلبائے درس القرآن سے کہوں گا کہ انہوں نے اسلامی تعلیم کے مطابق صحیح اور حقیقی علم سیکھنا ہو اور جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اسلامی تعلیم کے مطابق صحیح اور حقیقی علم تو اس سے ہماری مراد محض دینی علم ہی نہیں بلکہ وہ سب دینی و دنیوی علوم مراد ہیں جن پر عمل کر کے انسان قرآنی تعلیم کی رو سے حسناتِ دنیا اور حسناتِ آخرت کا وارث بنتا ہے یہ حسنات انہیں ملتی ہیں جب صرف جوش ہی جوش نہ ہو دنیا میں جتنے اچھے عالم محقق اور موجد گزرے ہیں۔ ان کی سوانح سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑے ٹھنڈے دل اور دماغ کے مالک تھے اور جوش میں اگر کوئی قدم نہیں اٹھاتے تھے میں نے دیکھا ہے اور مجھے بڑی حیرانی ہوتی ہے کہ بعض دفعہ بعض احمدی بھی جوش میں آجاتے ہیں کوئی حوالہ مل جاتا ہے تو وہ جھٹ لگا کر اس کا غلط استدلال کر لیتے ہیں ایسا حوالہ کبھی کام نہیں نہ ہمارے کام کا اور نہ کسی اور کے کام آ سکتا ہے

غرض ٹھنڈے دماغ سے سوچ کر اور سمجھ کر اور بہر تاریخ نکالو یہ چیز تمہیں بنا سکتی ہے جب انسان

اپنے جوش کو قابو میں رکھے

وہی شخص دنیا میں ترقی کرتا ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھتا ہے آج کی دنیا دنیوی علوم میں بہت ترقی کر گئی ہے احمدی نوجوان سے انشاء اللہ بفضلہ تعالیٰ ان سے آگے نکلنا ہے اور آج کی دنیا دین کے میدان میں بہت پیچھے رہ گئی ہے اور دین کے میدان میں اس کو آگے لانا ہے ایک احمدی اپنی دنائیوں کے ساتھ اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اور تکبر کے کسی پہلو کو بھی قریب نہ پھٹکنے دے گا۔ پس جو تکبر اور فخر اور غرور ہے یہ ہمارے حصے میں نہیں اور ہم خوش ہیں اور الحمدللہ کہتے ہیں کہ ہمارے حصہ میں نہیں۔ ہمارے حصہ میں عاجزی، انکساری، فروتنی، ہمدردی اور غمخواری آئی ہے اور ہم الحمدللہ پڑھتے ہیں اور خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ یہ ہمارے حصہ میں آئے اور خدا کرے کہ یہ ہمیشہ ہمارے حصہ میں رہیں آمین۔ (روزنامہ الفضل ربوہ ۲۰ جون)

نائیجیریا اسٹیٹ میں منا کے مقام پر

ایک نئی احمدیہ مسجد کے افتتاح کی بابرکت تقریب

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے انچارج احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا نے بذریعہ کیبل گرام یہ اطلاع دی ہے کہ ۱۰ جولائی کو نائیجیریا اسٹیٹ کے دارالحکومت منا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی احمدیہ مسجد کا افتتاح عمل میں آیا جس میں احمدی جماعتوں کے نمائندگان اور متعدد مبلغین سلسلہ نے شرکت فرمائی۔ الحمد للہ۔

آمدہ کیبل گرام کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

کانو ۲۱ جولائی۔ ۱۰ جولائی ۱۹۷۶ء کو نائیجر اسٹیٹ کے دارالحکومت منا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی احمدیہ مسجد کا افتتاح عمل میں آیا اس موقع پر شمالی علاقوں کی احمدیہ جماعتوں کی مرکزی میٹنگ بھی منعقد ہوئی جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب کے علاوہ مختلف احمدی جماعتوں کے نمائندے اور متعدد مبلغین اسلام بھی اس موقع پر موجود تھے۔ خاکسار نے اجتماعی دعا کے ساتھ مسجد کا افتتاح کیا آئندہ سال دو اور مقامات پر مساجد تعمیر کرنے کا پروگرام بنایا ہے (وباللہ التوفیق)

اس مسجد کا سنگِ بنیاد اپریل ۱۹۷۳ء میں رکھا گیا تھا۔ منا کے مقام پر مسجد کی تعمیر اور جماعتِ احمدیہ کا قیام نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کی برکات میں سے ہے۔ اسی سکیم کے ماتحت ۱۹۷۱ء میں یہاں ایک سکول بھی قائم ہوا۔ اور باقاعدہ جماعت کا قیام بھی عمل میں آیا۔

(محمد اجمل شاہد)

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ منا میں تعمیر شدہ اس مسجد کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اس کے ذریعہ سے اس علاقہ میں اسلام کی ترقی اور اشاعت کے غیر معمولی سامان مہیا فرمائے آمین۔ (الفضل ربوہ مورخہ ۲۱/۷/۷۶)

عظیم الشان پانچ سالہ تحریک — صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ

احباب تین سال کے وعدے کے برابر رقم جلد ادا فرمائیں

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ سے اس بابرکت تحریک کا اجراء فرما کر جماعت کے ارادوں امنگوں اور رفتار ترقی میں اس قدر اضافہ فرمایا کہ جماعت کا ہر فرد رات دن اس کے شکرانہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود رہے۔ تو بھی کم ہے یہ تحریک اتنی عظیم ہے کہ ۱۹۸۹ء تک جبکہ احمدیت پر ایک صدی گزر جائے گی احمدیت اپنے زور و شور اور وسعت کے اعتبار سے دنیا کے ہر ملک میں ایک مقام حاصل کر لے گی اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کی تعداد لاکھوں لاکھ بڑھ جائے گی۔ احمدیہ تبلیغی کارناموں کا دنیا بھر میں ایک غلغلہ برپا ہوگا۔ اور دنیا کے دہریت زدہ ممالک میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا ڈنکا بج رہا ہوگا۔ خدا کے فضل سے جماعت کے احباب کو اپنے پیارے امام کی تحریک پر والہانہ انداز میں لبیک کہنے کی توفیق ملی۔ اور توقع سے کہیں بڑھ کر وعدے ہوئے یہ تحریک سولہ سال پر پھیلی ہوئی ہے۔ جس میں سے تین سال گذر چکے ہیں جماعت کے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی پوری رقوم یعنی تین سال کے وعدہ کے برابر رقوم جلد مرکز ارسال فرمائیں تاکہ اس بابرکت تحریک کے ذریعہ جو عظیم الشان جماعتی کام سرانجام پا رہے ہیں ان کی جلد تکمیل ہو سکے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

آہ! مکرم مرزا عاشق اللہ صاحب ابن مکرم ڈاکٹر مرزا آدم علی بیگ

نیاگڑھ اڑیسہ وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

دلی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم مرزا عاشق اللہ بیگ ابن مکرم مرزا آدم علی بیگ صاحب آف نیاگڑھ ایک روز کی معمولی بیماری کے بعد اچانک ۲۹/۸ کو بارہ دو تلو میں فوت ہو گئے ہیں۔ عزیز موصوف اسی سال انجینیئرنگ میں اچھی کامیابی حاصل کر کے گولڈ میڈل کے مستحق قرار پائے تھے اور اب ملازمت اختیار کرنے والے تھے۔ مورخہ ۲۶/۷ کو بارہ دو تلو سے نیاگڑھ آ کر واپس گئے موصوف کو یرقان کی بیماری لگ گئی۔ بیماری بہت معمولی تھی کسی کا گمان بھی نہ تھا کہ موصوف اتنی جلد فوت ہو جائیں گے۔ ۲۷/۸ کو معمولی بیمار تھے ایک دوست کے ساتھ کمرے میں آرام کیا صبح بے ہوش پائے گئے دواخانہ لے جا کر ضروری علاج کیا گیا۔ لیکن ۲۸/۸ کی شام کو خدا تعالیٰ کے پیارے ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ہونہار اور ذہین طالب علم تھے آپ کی اس ناگہانی وفات سے جہاں آپ کے والدین اور عزیز و اقارب کو دلی صدمہ پہنچا وہاں جماعت کو بھی شدید نقصان ہوا ہے۔

موصوف خوش خلق اور ملنسار نوجوان تھے تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے اعلیٰ طبقوں میں رسائی تھی دین دار اور بارعب اور وجاہت والے تھے۔ مکرم آدم بیگ صاحب کے داماد مکرم انور حسین صاحب مکرم وزارت حسین صاحب بہار اور دیگر احمدی دوست موصوف کے جنازہ کو بارہ دو تلو سے بذریعہ موٹر نیاگڑھ لائے نیاگڑھ میں ہجوم غفیر مرحوم کا چہرہ دیکھنے کے لئے منتظر تھا۔ ایک گھنٹہ کے بعد جنازہ کو مانیکا گوڑا لایا گیا۔ جہاں دفن ہونا تھا۔ چنانچہ تجہیز و تکفین کے بعد مورخہ ۲۹/۸ کو مدفین نیچے خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا اس خبر کے سنتے ہی تقریباً ۱۵۰ آدمی اور مستورات جماعت احمدیہ کیرنگ سے مانیکا گوڑا اور نیاگڑھ پہنچے اس موقعہ پر سینکڑوں ہندو اور مسلمان بھائی بھی شریک رہے۔

محترم شیر علی بیگ صاحب اور مکرم ڈاکٹر مرزا آدم علی بیگ صاحب کے علاوہ دیگر افراد خاندان اس صدمہ کی وجہ سے سخت پریشان ہیں خاص طور پر اہلیہ صاحبہ مکرم ڈاکٹر آدم بیگ صاحب کو بار بار بے ہوشی کے دورے پڑ رہے ہیں۔

دعا فرمائیں خدا تعالیٰ موصوف کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ جنت میں جگہ دے اور والدین اور عزیز و اقارب کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے آمین۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے دس روپے اعانت بدر میں اور دس روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں جزاء اللہ تعالیٰ۔

خاکسار: عبد السلیم مبلغ کیرنگ

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء تک کے لئے دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشے آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعتِ احمدیہ وانا گور کرناٹک سٹیٹ

صدر جماعتِ احمدیہ وانا گور۔ مکرم سید اللہ بخش صاحب

سیکرٹری مال " " ایم اے جلیل احمد صاحب

جماعتِ احمدیہ کیندرا پاڑہ (اڑیسہ)

قبل ازیں نظارت ہذا کی طرف سے مکرم شیخ شمس الحق صاحب ایم ایس سی کو صدر جماعت احمدیہ کیندرا پاڑا منتخب کیا گیا تھا۔ لیکن ایک حالیہ چٹھی سے پتہ چلا ہے کہ مکرم شیخ شمس الحق صاحب اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے باہر چلے گئے ہوئے ہیں اور جماعت نے بالاتفاق مکرم سید غلام ابراہیم صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ کو ہی صدر منتخب کر لیا ہے۔ لہٰذا اس انتخاب کی منظوری ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء تک کے لئے دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشے آمین۔

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء

قسط نمبر (۲)

موعودِ اقوامِ عالم

از۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی

ہندو بھائیوں کی پکار

ہمارے ہندو بھائی ہر سال کرشن جنم اشٹمی مناتے ہیں اور اس موقع پر بھارت ورش کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے کرشن کنہیا کو اپنا وعدہ یاد دلاتے ہوئے ان سے آنے کی آرزو کرتے ہیں۔ اس بارے میں بیشمار حوالے ہیں۔ چند ایک پیش خدمت ہیں۔

(۱)۔ شری رام رتن شرما آزاد پرتاب کرشن نمبر ۱۹۶۵ء میں لکھتے ہیں:۔

"آج بھی بھارت ورش کی ویسی ہی حالت ہے۔ پاپ جوبن پر ہے ظالم لوگ مظلوموں پر ظلم کر رہے ہیں۔ دھرم کی کشتی منجدھار میں پھنس چکی ہے۔ دھرم کی آڑ میں ہزاروں پرکار کے اتیاچار ہو رہے ہیں۔ آج پھر بھارت کو یگ جیسے بھگوان کرشن کی ضرورت ہے۔ جو دیش کی بھنیکر حالت کو سنبھال سکے۔ دیش کی حفاظت کر سکے۔ اور اپنے سدرشن چکر کی جھلک دکھا کر اتیاچار اور پاپ کو نشٹ کر کے بھارت واسیوں کے ہر دئے میں شبھ بھاونائیں پیدا کر سکے۔"

(۲)۔ ایک شاعر زد دش ویر بھارت کے کرشن نمبر ۱۹۶۸ء میں لکھتے ہیں۔

دکھ درد کے مارے بھارت میں پھر کرشن کنہیا آجاؤ
کرتو یہ کے بارے لوگوں میں گیتا اپدیش سناجاؤ
وہ ظلم و ستم جو پہلے تھے انسانوں کے انسانوں پر
ہے دور وہی مجنونانہ ہے نشہ وہی دیوانوں پر
افلاس زدہ ہیں لاکھوں بستر ہیں ٹھاٹھ فراعنوں پر
انسان کی بستی میں ہے انسان کا پریم ہرا ڈر

(۳)۔ ایک اور زردان نے اپنے پریم پوجیہ گرو جی کے وچار پرتاب کرشن نمبر ۱۹۶۸ء میں یوں لکھتے ہیں۔

"آج ہمیں اپنے چاروں طرف سنگھرش دکھائی دے رہا ہے۔ آرتھک راج نیتک اور جیون دوسرے کشیتروں میں لوگ سنگھرش کرنے کے لئے کمر باندھ رہے ہیں۔ ...... دھرم کو بھول جانے کے کارن سارے سنسار میں دکھ غریبی اور اشانتی پھیلی ہوئی ہے۔ ایسی ہی اوستھا کو لوگ کل یگ کہتے ہیں۔ ...... اس یگ میں کرشن کنہیا پرکٹ ہوں گے اور دھرم ایک بار پھر پرکٹ ہوگا۔"

سکھ دھرم میں بھی لوگوں کی خراب حالت کا رونا رویا جا رہا ہے۔ اور یہ کہا گیا ہے۔

جب جب ہوت ارشٹ اپارا
تب تب دیہہ دھرت اوتارا
(وسم گرنتھ صفحہ ۱۰۷)

یعنی جب بھی لوگ خدا تعالیٰ سے منہ موڑ لیتے ہیں اور برے کاموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں تب اوتار ظاہر ہوتا ہے۔

پھر اسی وسم گرنتھ میں آگے جا کر صفحہ ۱۵۱ پر لکھا ہے۔

ہر یگ یگ بھگت آپیا یا۔
تیج رکھیا آیا رام راجے۔

یعنی ہر یگ میں اور ہر زمانہ میں پرماتما نیک لوگوں کو بھیجتا آیا ہے اور ان کی مدد کرتا رہا ہے۔ اور لکھا ہے۔

کل کل والی شرع نبیڑی قاضی کرشنا ہویا۔
دنیا میں جب کل جگ آئیگا اور اختلافات ہوں گے تو کل جگ کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے لئے شری کرشن جی قاضی کے روپ میں ظاہر ہونگے۔ (آدگرنتھ صاحب صفحہ ۴۳۹)

عیسائیوں کی پکار

عیسائی حضرات ایک عرصہ سے یہ چیخ و پکار کر رہے ہیں کہ وہ خراب ہو چکے ہیں اور اپنی اصلاح کے لئے آسمان کی طرف نگاہیں لگائے ہوئے ہیں کہ حضرت مسیحؑ اپنے وعدہ کے موافق آئیں اور ہمارا سدھار کریں چنانچہ عیسائی لٹریچر کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۶۸ء سے حضرت مسیحؑ کی آمد کا انتظار شروع ہے۔ اور بائیبل کی پیشگوئیوں کو سامنے رکھتے ہوئے مسیحی حسابدانوں نے کئی ایک تاریخیں مسیح کی آمد کی مقرر کی ہیں۔

اس سلسلہ میں ۱۸۹۳ء میں مسٹر جے بی ڈمبل بی نے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام The New Era at hand ہے۔ یعنی وہ دور جدید قریب ہے۔ اور ۱۸۹۵ء میں ایک کتاب The Appionted Time لکھی گئی۔ انیسویں صدی کے وسط میں عیسائی ہیئت دانوں نے لکھا کہ مسیح ۱۸۶۸ء میں آنے والے ہیں مگر جے بی ڈمبل بی نے ان حسابوں کی غلطی نکالی اور لکھا کہ بائیبل کے نوشتوں اور دیگر تاریخوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسیح کی آمد کا نیا دور پیدائش آدم سے ۵۸۹۶ ½ ہے اور سن عیسوی کے لحاظ سے ½ ۱۸۹۸ ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس وقت دجال کا بھی ظہور ہوگا اور مسیح کے ہاتھوں دجال کی تباہی ہوگی۔

(The Appionted time)

ہم سمجھتے ہیں کہ مسیحی حسابدانوں نے نہایت ہی صحیح اندازہ لگایا لیکن جیسا کہ ہم آئندہ تصریح کریں گے اس اندازہ کے مطابق مسیح علیہ السلام کا مثیل آیا۔ مگر افسوس کہ انہوں نے اس کو نہ پہچانا۔ اور بعض نے مایوس ہو کر یہ کہہ دیا کہ

کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کا وقت گذر گیا ہے (تالمود صفحہ ۳۵)

اور صحیح بات بھی یہی ہے کہ مسیحؑ کی آمد کا وقت گذر چکا ہے۔

مسلمانوں کی پکار

مسلمان حضرات بھی تیرھویں صدی کے آخر سے یہ کہہ رہے ہیں کہ زمانہ کی خرابی کے بارہ میں جو باتیں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھیں وہ پوری ہو چکی ہیں اقتراب الساعۃ میں جو چودھویں صدی کے شروع میں لکھی گئی یہ درج ہے کہ

"یہ تمام نشانیاں موجود ہیں بلکہ دن بدن بڑھ رہی ہیں یعنی حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں۔"
(اقتراب الساعۃ صفحہ ۵)

ان حالات کے پیش نظر مسلمان بھی حضرت امام مہدی کی بڑی شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب کے فرزند ابوالخیر نور الحسن خاں متعدد احادیث کے حوالہ سے اپنی مشہور کتاب اقتراب الساعۃ میں لکھتے ہیں۔

"میں کہتا ہوں اس حساب سے ظہور مہدی کا شروع تیرھویں صدی پر ہونا چاہیئے تھا۔ مگر یہ صدی پوری گذر گئی۔ مہدی نہ آئے۔ اب چودھویں صدی ہمارے سر پر ہے اس صدی سے اس کتاب کے لکھنے تک چھ مہینے گذر چکے ہیں شاید اللہ تعالیٰ اپنا فضل و عدل۔ رحم و کرم فرمائے۔ چار چھ برس کے اندر مہدی ظاہر ہو جاویں۔ ......

صاحب اشاعۃ السنۃ ایک ہزار چھہتر ہجری (۱۲۷۶ھ) میں سے انہوں نے ابتدائے ظہور مہدی کے اول بارھویں صدی یا تیرھویں صدی میں کیا تھا۔ مگر وہ حساب ٹھیک نہ اترا۔ اب یہ صدی چودھویں شروع ہے۔ ہر طرف سے آواز فتنہ و فساد نے کانوں کو بھر دیا ہے دیکھئے اونٹ کس کل بیٹھے اور ہماری ناقہ ہستی کون سا رنگ لائے۔" (اقتراب الساعۃ صفحہ ۲۲۱)

خود نواب صدیق حسن خاں صاحب بزرگان سلف کے اقوال پر یقین رکھتے ہوئے خواہش رکھتے تھے کہ انہیں حضرت مہدی علیہ السلام کا زمانہ نصیب ہو۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"بر سر چہار دہم کہ دہ سال کامل ازاں باقی است اگر ظہور مہدی و نزول عیسیٰ صورت گرفت پس ایشاں مجدد و مجتہد باشند۔" یعنی۔ چودھویں صدی کے سر پر جس کے آنے میں ابھی کامل دس سال باقی ہیں اگر مہدی و مسیح کا ظہور و نزول ہو تو وہ مجدد و مجتہد ہوں گے۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۵)

چنانچہ اپنی خواہش کا یوں اظہار کرتے ہیں۔

"ایں بندہ حرص تمام دارد کہ اگر زمانہ حضرت روح اللہ سلام اللہ علیہ دریابم اول کسے کہ ابلاغ سلام نبوی کند من باشم۔"

یعنی یہ بندہ بڑی خواہش رکھتا ہے کہ اگر میں حضرت روح اللہ (عیسیٰؑ) کا زمانہ پاؤں تو پہلا شخص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام انہیں پہنچائے میں ہوں۔

خواجہ حسن نظامی سجادہ نشین درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اسلامی ممالک کی سیاحت کو گئے تو واپس آکر انہوں نے لکھا۔

"ممالک اسلامیہ کے سفر میں جتنے مشائخ اور علماء سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کو امام مہدی کا بڑی بے تابی سے منتظر پایا۔ شیخ سنوسی کے ایک خلیفہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ ابھی ۱۳۳۰ء ہجری میں امام ممدوح ظاہر ہو جائیں گے۔
(بحوالہ اہل حدیث ۲۶ر جنوری ۱۹۱۲ء)

مسلمانوں کے قومی شعراء بھی بڑی بے قراری کا اظہار کر رہے ہیں۔ مولانا حالی فرماتے ہیں۔

اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین کہ ہمدرد بنی نوع بشر تھا
اب جنگ و جدال چار طرف اس میں بپا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

کر حق سے دعا ئمت مرحوم کے حق میں خطروں میں بہت جس کا جہاز آ کے گرا ہے

اور اخبار زمیندار نے لکھا ہے۔

آنے والے آ زمانے کی امامت کے لئے
مضطرب ہیں تیرے خیالی زیارت کے لئے
(زمیندار ۹ مارچ ۱۹۲۶ء)

امت مرحومہ کی خرابی کے باعث مسلمانوں کے تمام فرقے امام مہدی کی انتظار کر رہے ہیں۔ چنانچہ شیعہ حضرات جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بارھویں امام غار سُر من راٰی میں غائب ہیں اور وہی آکر دنیا کی اصلاح کریں گے۔ ان کو ان الفاظ میں بلا رہے ہیں۔

پیارے امام صداقت شعار
کہ بگذشت حد از غم انتظار
زروئے ہمایوں بیفگن حجاب
عیاں ساز رخسار چوں آفتاب
بروں آے۔ ز منزل اختفاء
نمایاں کن آثار مہر و وفا
(الصراط السوی ص ۳۶۳)

یعنی: اے امام صداقت شعار آ۔ کہ انتظار کا غم حد سے بڑھ چکا ہے۔ اپنے مبارک چہرہ سے پردہ ہٹا۔ اور سورج جیسا چہرہ ظاہر فرما۔ پوشیدہ جگہ سے باہر آ اور محبت و وفا کے آثار ظاہر فرما۔

اسی کتاب میں عامر بن عامر بصری کا یہ شعر بھی درج ہے۔

اسامر اِنہمدی متی انت غائب
فخلی علینا یا ابانا بار ربنا
(الصراط السوی ص ۳۶۷)

اے امام ہدایت آپ ہم سے کب تک غائب رہیں گے۔ اب ہم پر رجوع و ظہور سے احسان فرمایئے۔

ان حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے حضرت امام مہدی کا ظہور تیرھویں صدی کے آخر یا چودھویں صدی کے شروع میں ہو جانا چاہیئے۔

اب آیئے اس بات پر غور کریں کہ جب تمام قومیں آسمان کی طرف نگاہ کئے ہوئے تھیں اور اپنی اصلاح کے لئے ایک مصلح کی منتظر تھیں تو کیا کوئی مصلح ظاہر ہوا یا نہیں ہوا۔ ایک محقق جب ہندو ودوانوں اور علماء کے پاس جاتا ہے اور اس بارہ میں دریافت کرتا ہے کہ کرشن جی مہاراج کو آپ موجودہ حالات کے پیش نظر بلا رہے ہیں حالات کا تقاضا بھی ہے کہ وہ جلد آئیں۔ کیا کہیں ان کا ظہور ہوا تو وہ یہ کہتے ہیں حالات یقیناً خراب ہیں اور ہماری دھرم پستکوں میں لکھی باتیں پوری ہو رہی ہیں لیکن ابھی ان کا کہیں ظہور نہیں ہوا۔ امکان ہے اور ہمارے پنڈتوں کا خیال ہے کہ سنبھل نگر میں وہ آ جائیں۔ ہندوؤں جیسا ہی حضرت بدھ علیہ السلام ایک مرتاض رشی اوتار اور اللہ کے پیارے گذرے ہیں جو ہمارے نزدیک خدا کے ایک نبی تھے۔ انہیں گیا میں نروان حاصل ہوا تھا۔ گیا میں بدھ دھرم کے متعدد مندر ہیں۔ ہم ایک دفعہ تبلیغی دورہ پر وہاں گئے تو بدھ دھرم کے مقدس مقامات کو دیکھنے گئے وہاں پر ایک چینی مندر کے

۱۰ اندر ہم گئے تو وہاں بدھ دھرم کی دو مورتیاں دکھی ہیں۔ ایک مورتی دائیں ہاتھ ہے اور دوسری بائیں ہاتھ دائیں ہاتھ والی مورتی کے نیچے لکھا ہے "یہ وہ بدھ ہیں جو آج سے کئی ہزار سال پہلے ظاہر ہوئے تھے۔ اور اب وہ دیو لوک رجنت یا وہ مقام جہاں دیوتا قیام کرتے ہیں) میں قیام پذیر ہیں۔ اور دوسری مورتی کے نیچے لکھا ہے وہ بدھ جو دیولوک میں قیام پذیر ہیں پھر ہمارے ادھار (اصلاح) کے لئے آئیں گے اور اس صورت میں ظاہر ہوں گے"

اس مندر میں اکثر لٹریچر چینی زبان میں ہے۔ اور بدھ دھرم کے عالموں کا خیال ہے کہ حضرت بدھ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا سمے یہی ہے۔ بدھ دھرم کی کتابوں میں دوبارہ آمد کے وقت ان کو میتریا کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے۔

اگر اللہ تعالٰے ہمارے کسی نوجوان عالم کو توفیق دے کہ وہ پالی۔ تبتی اور چینی زبانوں کو سیکھ کر اور بدھ دھرم کی کتابوں کا مطالعہ کر کے حضرت بدھ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے سلسلہ میں حالات اور پیشگوئیاں نکال سکے تو یہ ایک بہت بڑا کام ہوگا۔

ایک محقق جب ناامید ہو کر عیسائی عالموں کے پاس آتا ہے اور ان سے بھی حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں سوال کرتا ہے۔ تو وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کا وقت آ چکا ہے۔ اور ہم تو تاریخوں پر تاریخیں مقرر کر چکے ہیں۔ لیکن ابھی مسیح علیہ السلام نہیں آئے۔

اور جب محقق مسلمانوں کے پاس پہنچتا ہے تو ہر فرقے کو منتظر پاتا ہے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے۔ لیکن جواب یہی ملتا ہے کہ حضرت امام ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے۔

ایک محقق سوچتا ہے کیا اللہ تعالٰے کے وعدے رائیگاں چلے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاءؑ کے فرمودات غلط نکلے ہیں۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ہے وہ اپنی تحقیق میں لگ جاتا ہے اور اپنی تحقیق میں بزرگوں کے اقوال کو چھانتا ہے اسے ایک نہایت ہی بزرگ حضرت کوٹھے والے کا ایک قول ملتا ہے کہ مہدی پیدا ہو گیا ہے یہ کوٹھے والے بزرگ حضرت مولوی عبد اللہ غزنوی صاحب کے پیر و مرشد تھے۔ جن کے متعلق مولوی عبید اللہ صاحب ملانے سوات نے لکھا ہے کہ میں خدا تعالٰے کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حضرت صاحب کوٹھے والے ایک دو سال اپنی وفات سے ۱۲۹۲ھ یا ۱۲۹۳ھ میں اپنے چند خواص میں بیٹھے ہوئے تھے اور ہر ایک باب سے معارف و اسرار میں گفتگو شروع کی ناگاہ مہدی معہود کا تذکرہ درمیان میں آیا۔ فرمانے لگے۔

"چہ مہدی پیدا شوی دے او وقت د ظہور ندے۔ یعنی مہدی پیدا ہو گیا ہے لیکن ابھی ظاہر نہیں ہوا"

حضرت صاحب کوٹھے والے بزرگ نے ۱۲۹۴ھ میں وفات پائی۔

(بحوالہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۵)

محقق نے اس بارہ میں مزید تحقیق کی تو پتہ چلا کہ ایک مجذوب گلاب شاہ نامی نے اس امام مہدی کے بارہ میں یہ بھی بتایا کہ عیسیٰ جو آنے والا تھا وہ پیدا ہو گیا اور وہ قادیان میں ہے۔ مجذوب گلاب شاہ جمال پور ضلع لدھیانہ میں گذرے ہیں انہوں نے کشفی طور پر دیکھا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور قادیان میں ہوا ہے۔

(بحوالہ نشان آسمانی ص ۴۱)

قادیان میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد

قادیان کا نام سننے پر محقق اس جگہ کو تلاش کرتا ہے اور وہاں پہنچ کر ایک بزرگ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سے جب ملتا ہے تو ان کی زبان مبارک سے وہ یہ الفاظ سنتا ہے۔

"جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا یہ کہنا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کے لحاظ سے وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے"

(لیکچر سیالکوٹ)

محقق یہ پیغام سن کر مطمئن ہو جاتا ہے۔ اور سمجھ جاتا ہے کہ پیشگوئیوں کے مطابق آنے والا وقت پر آ گیا۔ اور اس پر یہ حقیقت بھی آشکار ہو جاتی ہے کہ اگرچہ ہر قوم میں ایک مصلح کے آنے کا وعدہ ہے اور ہر قوم یہ سمجھتی ہے کہ آنے والا انہی میں سے ہوگا لیکن دراصل ان تمام قوموں کے لئے ایک ہی مصلح نے آنا تھا۔ اس کے مختلف قوموں کی اصلاح کرنے کے لحاظ سے اس کے مختلف نام تھے اسے کرشن اوتار کہا گیا کیونکہ وہ کرشن کا مثیل بن کر آیا اور ہندوؤں کا اس نے ادھار کیا۔ اسے مسیح کہا گیا کیونکہ وہ مسیح کا مثیل بن کر آیا اور عیسائیوں کی اصلاح کے لئے بھی مبعوث ہوا۔ اور اسے امام مہدی کہا گیا کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثیل بن کر آیا۔ اور اس نے مسلمانوں کی اصلاح کا زبردست کام کیا (جس کی قدرے تفصیل آئندہ انشاء اللہ درج ہوگی۔)

موعود اقوام عالم ایک ہی وجود ہے

سمجھدار اور حقیقت کو سمجھنے والے ہندو ودوان بھی اس امر سے متفق ہیں کہ مختلف قوموں کو جس جس اوتار کے ظاہر ہونے کی خبر دی گئی ہے وہ ایک ہی وجود کے ذریعہ پوری ہوگی۔ ۱۹۲۱ء میں ست یگ نام کا ایک رسالہ نکلا کرتا تھا اس کے ستمبر کے نمبر میں سوامی بھولا ناتھ کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے لکھا تھا۔

"دنیا کی تمام مذہبی کتب میں لکھا ہے کہ اب کسی ایسی ہستی کا ظہور ہونے والا ہے اس کے آنے سے تمام تکالیف دور ہو جائیں گی۔ ہندو کہتے ہیں کہ پورن برہم نشکلنک اوتار ظاہر ہوں گے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ سکھوں کا خیال ہے کلنکی اوتار ہوگا۔ اور عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ خدا سے ایک ہو کر تشریف لائیں گے لیکن اب یہ جاننا باقی ہے کہ یہ تمام ہستیاں الگ الگ ہوں گی یا ایک ہی اس کا جواب یہ کہ یہ روحانی ہستی ایک ہی ہوگی۔ ہندو اسے اپنی نظر سے دیکھیں گے۔ مسلمان اپنی نظر سے۔ سکھ اور عیسائی اسے اپنی اپنی نظر سے دیکھیں۔ گویا ہر ایک کی اپنی نظر ہوگی۔ ان کو کوئی دوسرا خیال نہ کرے گا" (ست یگ ستمبر ۱۹۲۱ء ص ۱۳)

خود ایڈیٹر صاحب ست یگ نے بھی ایسے خیالات کا اظہار کیا کہ

"تمام مذاہب کے ماننے والے اسے ایک عقیدت کی نظر سے دیکھیں گے

(باقی ص ۹ کالم ۳ پر)

اُذکُروا موتاکم بالخیر

مکرم محمد شمس الدین صاحب حیدر کا ذکر خیر

از مکرم منشی محمد شمس الدین صاحب نیوٹینگرہ کلکتہ

۷ جولائی ۱۹۷۶ء بروز بدھ ہمارے دوست مکرم محمد شمس الدین حیدر صاحب فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم سے خاکسار کی واقفیت غالباً ۱۹۳۴ء یا ۱۹۳۵ء سے لوور چیت پور روڈ کلکتہ میں ہوئی جبکہ خاکسار یعقوب برادر کی دکان پر ملازمت میں تھا اور جب ہی سے زیر تبلیغ رہے۔ زبانی گفتگو کا موقع تو کم ہی ملتا تھا ہاں اخبار الفضل و دیگر کتب باقاعدہ دیتا رہا اور مرحوم مطالعہ کرتے رہے۔ قلب سلیم حاصل تھا اللہ تعالےٰ کی دستگیری تھی کہ دلچسپی سے مطالعہ کرتے رہے چنانچہ کتب سلسلہ کے مطالعہ کا شوق بڑھتا گیا اور انہوں نے خطبہ نمبر خود جاری کرالیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تقاریر سے بہت لطف اُٹھایا کرتے۔ قرآن کریم کے تفسیری نوٹس پر اخبار الفضل یا کوئی اور شائع ہونے لگا تھا وہ بھی مرحوم نے اپنے نام جاری کر دئے۔ جب تفسیر کبیر کی اوّل ۵ جلدیں شائع ہوئیں (ریونیو بنا کہف) خاکسار کے ساتھ مرحوم نے بھی منگوالیں۔ مرحوم لیدر چپلوں کی سپلائی کیا کرتے تھے اور بڑے اچھے کاریگر و سپلائر تھے۔ احمدیت سے دلچسپی بڑھتی گئی۔ اپنے بہاری عزیزوں اور رشتہ داروں نے قادیانی مشہور کرنا شروع کر دیا۔ بلکہ اپنے بھائی نے تو بڑے نقصان بھی پہنچائے جانی دشمن ہوگئے اور حتی الامکان ہلاک کرنے کی کوشش بھی کی اللہ تعالےٰ نے محفوظ رکھا اور احمدیت کا رنگ پختہ ہوتا گیا۔ مرحوم نے ایک مرتبہ سنایا کہ بہار شریف میں ایک احمدی تھے اور تنہا تھے موصوف نے اپنے مکان کے دروازہ پر بورڈ لگایا تھا جس پر کچھ اشعار بھی تھے تو محلہ کے غیر احمدیوں نے بہت تنگ کیا بورڈ پر غلاظت ڈال دیا کرتے تھے۔ نام وغیرہ تو اُنہیں معلوم نہ تھا مجھے معلوم ہوا تھا وہ ہمارے احمدی دوست طفیل احمد صاحب بہاری تھے جو بیڑے کی تجارت کیا کرتے تھے۔ کلکتہ میں کبھی موصوف سے ملاقات ہوا کرتی تھی طفیل احمد صاحب کے فوت ہونے کے بعد وہاں کوئی اور احمدی نہ رہا۔ مرحوم کے بھائی وغیرہ غیر احمدی ہی رہے۔ اناللہ۔ شمس الدین حیدر صاحب مرحوم بھی خاص بہار شریف ضلع پٹنہ کے باشندہ تھے بعد میں تو کلکتہ میں ہی رہ گئے۔

محترم چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اطال اللہ عمرہٗ انڈیا گورنمنٹ کے ریلوے یا کامرس ممبر تھے۔ اور کلکتہ تشریف لائے تھے محترم حضرت حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت کلکتہ کے مکان واقع اپر لین کلکتہ میں موصوف کو مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ نے ایڈریس پیش کیا تھا۔ مرحوم شمس الدین حیدر صاحب بھی ہمارے ساتھ اس اجتماع میں شریک تھے ایڈریس و جواب بھی سنا تھا۔ غرض مختصر گفتگو اور مطالعہ کا سلسلہ چلتا رہا۔ خاکسار کو جب بھی موقع میسر آتا مرحوم کے گھر حاضر ہوکر مل لیا کرتا تھا زبانی گفتگو ہو جایا کرتی تھی اور یہ سلسلہ خاکسار کے چیت پور سے منتقل ہوکر ٹینگرہ کارخانہ آجانے کے بعد بھی جاری رہا۔

۱۹۵۵/۵۶ء آگیا اور اللہ تعالےٰ نے فضل کیا۔ مرحوم کو شرح صدر حاصل ہوا اور بیعت کرلی۔ ہمارے دوست مکرم سید بدر الدین احمد صاحب حال انسپکٹر وقف جدید قادیان بھی اس زمانہ میں کلکتہ میں ہی تجارت کرتے تھے۔ موصوف نے بھی مرحوم کو تبلیغ کرنے میں حصہ لیا۔ جزاہُ اللہ۔ بیعت کرنے کے بعد مرحوم کو کچھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی وابستگی پیدا ہوگئی کہ حضور کی زیارت و قدمبوسی کے لئے بے چین ہو گئے اور پاسپورٹ کے لئے درخواست دے دی درخواست کو کافی عرصہ ہوگیا باوجود دوڑ دھوپ کے پتہ نہیں لگتا تھا کہ کامیابی ہو گی یا نہیں حتیٰ کہ جلسہ ربوہ کے لئے روانگی کی آخری تاریخ آگئی صرف ایک دن باقی رہ گیا تھا جو جمعہ کا دن تھا بعد نماز جمعہ خاکسار اور اخویم سید بدر الدین صاحب و حیدر صاحب مل کر پاسپورٹ آفس پہنچے اتفاق سے ایک افسر نے اشارہ کیا کہ اپنے ایریا (تھانہ) کے O/C سے NO-OBJECTION چٹھی اگر حاصل کرسکیں تو پاسپورٹ مل جائے گا۔ خاکسار تھانہ پہونچا اللہ تعالیٰ نے فضل کیا O/C نے فوراً چٹھی لکھ کر دیدی۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ اس دن تو آفس کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ دوسرے دن ہفتہ کو جو روانگی کا آخری دن تھا چٹھی لے کر ہم آفس گئے اور پیش کردی گئی۔ لیکن افسر نے بارہ بجے آرڈر دیا کہ پاسپورٹ فوراً ایشو کردو چنانچہ ۱ بجے پاسپورٹ مل گیا۔ خدا تعالےٰ کی شان ہے اس کے ایک اشارہ کن سے سب کچھ ہو جایا کرتا ہے محترم میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے آف کوئٹہ ان دنوں ویزا افسر کلکتہ میں تھے موصوف کو معاملہ کا علم بھی ہوگیا تھا۔ اخویم بدر الدین احمد صاحب اور مرحوم حیدر صاحب موصوف کے دفتر پہنچے انہوں نے کیشئر وغیرہ کو روک رکھا تھا ساتھ ساتھ ویزا بھی مل گیا۔ ہمارے پاسپورٹ وغیرہ تو پہلے ہی سے تیار تھے۔ مرحوم اُنکی اہلیہ اور بچہ عزیز تاج الدین سلمہٗ ہم ۵ افراد کا قافلہ بفضلہ تعالےٰ شام کی گاڑی سے امرتسر کے لئے روانہ ہوگیا۔ بفضلہ تعالیٰ ۱۹۵۶ء کے جلسہ سالانہ ربوہ میں شریک ہوئے حضور رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ہم سب ایک ساتھ واپس آئے۔ مرحوم کی تمنا پوری ہوئی۔ خاکسار ۱۹۵۷ء کے جلسہ پر بھی حاضر ہوا تھا اس دفعہ صرف مرحوم بھائی کی [illegible] سے پھر اللہ تعالےٰ نے توفیق بخشی متعدد صحابہ و دیگر بزرگان کی زیارت کا بھی شرف حاصل ہوا۔ فالحمدللہ۔

مرحوم نے سابق جگہ کا مکان فروخت کرکے مسجد احمدیہ پارک سرکس کے قریب نیا مکان خریدا اس طرح مسجد احمدیہ کی حاضری میں بڑی سہولت ہوگئی کافی عرصہ تک تو روزانہ ہی ہم سب احباب اکٹھے ہوکر نمازیں ادا کرتے اور ایمان کی تازگی کی مجالس رہتیں تعمیر مسجد سے قبل اور بعد میں خاکسار ۱۹۶۲ء کے بعد روزانہ تو نہیں البتہ اتوار کی حاضری جاری رہی اور وہیں تازگی ایمان کی مجالس ہوتیں ظہر عصر مغرب وعشاء ساتھ ادا کرتے۔ محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی امیر جماعت کلکتہ نیز محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ کی کلکتہ کے قیام نیز محترم حکیم محمد دین صاحب سابق مبلغ انچارج کے دور تک کم و بیش سلسلہ جاری رہا۔ ربوہ جلسہ ۱۹۷۵ء سے واپس آکر آپ قادیان جلسہ میں بھی شریک ہوئے گذشتہ سال ۱۹۷۵ء کے جلسہ پر صاحبزادہ تاج الدین سلمہ اور اپنی بہو عزیزہ شاہدہ سلمہا کو موصوف نے بھیجا ۱۹۷۵ء کے وسط سے بوجہ بیماری مسجد کی آمد و رفت سے معذور ہوگئے حتیٰ کہ اکتوبر ۱۹۷۵ء جب کہ خاکسار دارالامان سے دو ماہ گذار کر واپس آیا تھا صرف ایک جمعہ کو مسجد میں ملے پھر مسجد کی حاضری کا موقع نہ رہا اور صاحب فراش ہو گئے۔ ۷ جولائی جبکہ دن ۵ بجے فوت ہوئے شدید بارشوں کی وجہ سے تدفین نہ ہوسکی دوسرے دن ۸ جولائی بروز جمعرات صبح موسم خوشگوار ہوگیا تھا تدفین ہوئی کافی تعداد میں احباب جماعت کے علاوہ غیر احمدی مرحوم کے رشتہ دار بھی بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ تقریباً ۲۰-۲۲ سال زیر تبلیغ رہ کر بیعت کی توفیق حاصل ہوئی تھی۔ خاکسار اور اخویم سید بدر الدین صاحب کو بے حد خوشی ہوئی تھی۔ مرحوم موقع سے ہم سب سے رخصت ہو کر مالک حقیقی کے پاس چلے گئے اللہ تعالےٰ مغفرت فرمائے۔ الٰہی بر تربت او رحمت ببارد۔

اللہ تعالیٰ عزیز تاج الدین سلمہ و دیگر پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو وے۔ عزیز سلمہ کو بھی سلسلہ اور بزرگان سلسلہ کا عشق عطا کرے اور خدمات دینیہ سلسلہ کی توفیق بخشے۔ مرحوم موصی تھے نعش تو نہ پہنچائی جا سکی۔ اللہ تعالےٰ آپ کے پسماندگان کو توفیق دے کہ وہ مرحوم کا کتبہ ہی لگوا دیں۔ اس سے مرحوم کی یاد ہمیشہ باقی رہے گی مرحوم کی عمر غالباً ۷۰-۷۲ بوقت وفات ہوگی۔

موعود اقوام عالم بقیہ صفحہ ۸

الگ الگ ناموں سے پکاریں گے۔ جیسے اوتار۔ مسیح۔ مہدی وغیرہ۔

اخبار ویر بھارت میں ایک نظم شائع ہوئی تھی۔ جس کے آخر میں یہ اشعار تھے۔

نبہ کلنک اوتار آ آوے امام دوجہاں
منتظر ہیں ہم کہ اب ہوتا ہے کب تیرا ظہور
تو مسلمانوں کا مہدی نصاریٰ کا مسیح
تو شہ مکان لپتی شہنشاہ طہور

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ آنے والا اوتار ایک ہی ہوگا اور وہ سب اقوام کے لئے ہوگا۔ اس لئے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام تمام قوموں کے موعود بن کر عین وقت پر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا۔

یہاں تک کی تحقیق سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ پیشگوئیوں کے مطابق ایک وجود ظاہر ہوا ہے۔ اب آئیے اس بات کی تحقیق کریں کہ اس کے ظہور کے سلسلہ میں مقدس کتابوں میں کچھ اور علامات بھی پائی جاتی ہے جن کے پیش نظر ہم سمجھ سکیں۔ کہ واقعی آپ ہی وہ وجود ہیں۔ اس سلسلہ میں علامات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ اختصاراً میں چند یا ایسی علامات کا ذکر کرتا ہوں جن کا تذکرہ کئی ایک مذہبی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔

(باقی)

دلچسپ تبادلۂ خیالات

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ پونچھ کشمیر

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے علاقہ پونچھ میں احمدیہ کانفرنسوں کے انعقاد کے بعد جہاں مخالف علماء خاموش ہو گئے ہیں وہاں اہالیان پونچھ میں سے تعلیم یافتہ طبقہ میں جماعت احمدیہ سے متعلق خاص جستجو پیدا ہوئی ہے گذشتہ دنوں میر منزل میں علاقہ پونچھ کے معززین اور سرکردہ افراد محترم جناب میر غلام محمد صاحب ایم۔ایل۔اے وائس پریذیڈنٹ کانگریس جموں کشمیر محترم چوہدری وزیر محمد صاحب بلاک پریذیڈنٹ کانگریس پونچھ و محترم مولوی شفیع صاحب اور محترم منیر بشیر احمد صاحب موجود تھے۔ خاکسار اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ان معززین کو لٹریچر پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہو گیا۔

ان معززین نے جماعت احمدیہ کے متعلق سوالات کئے جو جماعت احمدیہ کے عقائد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و ممات نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رنگ میں اُن کو جوابات دیئے گئے اور یہ گفتگو تقریباً دو گھنٹے مسلسل جاری رہی۔ تبادلہ خیالات کے بعد بعض افراد نے جماعت کے متعلق بعض اعتراضات پیش کر کے محترم میر صاحب مذکور سے اُن کی رائے دریافت کی۔ جس پر آپ نے کہا کہ اگر میری رائے آپ لوگ دریافت کرنا چاہتے ہیں تو جماعت احمدیہ کے دلائل اتنے قوی ہیں کہ اُن کا توڑ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کوئی عالم ہے تو اُس کو لائیں تاکہ وہ مجھے ان سوالات کے بارے میں قائل کر سکے۔ آپ نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو علماء یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں وہ غلط کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں وضاحت سے یہ بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اُٹھا لیا اور یہ لفظ انسان کی وفات پر ہی بولا جاتا ہے کہ فلاں کو خدا تعالیٰ نے اُٹھا لیا یعنی فوت ہو گیا نیز پنجابی میں کہتے ہیں کہ "رب نے فلاں نوں چک لیا" اس کا مطلب آسمان پر جسم کے ساتھ تو نہیں ہو سکتا۔ نیز آپ نے کہا کہ اگر بالفرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی اُمت محمدیہ میں تشریف لائیں تو حدیث "لا نبی بعدی" کے کیا معنی ہونگے ایک شخص نے کہا کہ وہ اُمتی ہونگے نبی نہیں ہونگے۔ جس پر جناب میر صاحب نے کہا کہ قرآن مجید اُس کو نبی کہتا ہے آپ لوگ اُس کو اُمتی بنا رہے ہیں یہ کیسے؟ کیا سابقہ نبیوں میں سے کسی ایک کی مثال پیش کی جا سکتی ہے جو پہلے نبی ہو اور بعد میں نبوت کے مقام سے گرا دیا گیا ہو؟ کہا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی نبی ہونے کی درخواست خدا تعالیٰ کے حضور کی تھی جو خدا نے منظور کی جس پر خاکسار نے ایک حدیث پیش کی کہ امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ جو اپنے زمانہ کے مجدد تھے آپ نے اپنی کتاب خصائص الکبریٰ میں ایک لمبی حدیث درج فرمائی ہے۔ جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے عرض کی کہ اے خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں مجھے نبی بنا کر بھیج حدیث کے الفاظ یہ ہیں:-

"وقال اجعلنی نبی تلک الامۃ قال نبیھا منھا"

کہ مجھ کو اِس اُمت کا نبی بنا دیجئے ارشاد ربانی ہوا کہ نبیھا منھا کہ اس اُمت کا نبی اُس اُمت میں سے ہو گا اور یہ حدیث مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی کتاب نشر الطیب فی ذکر الحبیب صفحہ ۲۶۲ پر بھی درج ہے۔

جس پر محترم میر صاحب نے فرمایا۔ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتنی خواہش کو خدا تعالیٰ نے منظور نہیں فرمایا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیسے اُمت محمدیہ میں آ سکتے ہیں۔ نیز عیسائیوں کے اس اعتراض کا ہم لوگوں کے پاس کوئی جواب نہیں جب وہ کہتے ہیں کہ اے مسلمانو تم یہ یقین رکھتے ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہیں ہم کہتے ہیں ٹھیک ہے پھر وہ سوال کرتے ہیں کہ آپ لوگ یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں مدفون ہیں ہم کہتے ہیں یہ بھی درست پھر وہ سوال کرتے ہیں کہ جب مسلمان بگڑ جائیں گے تو اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لائینگے اور مسلمانوں کو سدھار دیں گے ہم کہتے ہیں اس پر بھی ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ آخر میں وہ کہتے ہیں کہ جب یہ سب باتیں تم کو مسلّم ہیں تو ابتداء میں بھی عیسیٰ اور آخر میں بھی عیسیٰ تو پھر عیسیٰ علیہ السلام کو ہی مانو درمیان میں آنحضرت صلعم کو ماننے کی کیا ضرورت تو اُس وقت کوئی ذی عقل اس حقیقت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہمارے پاس عیسائیوں کی بات کا کوئی جواب نہیں جب تک کہ جماعت احمدیہ کے دلائل کا سہارا نہ لیا جائے۔

پھر آنمکرم نے اپنی حقیقت پسندانہ رائے کے اظہار کے آخر میں فرمایا کہ جو آج کل جماعت احمدیہ پر غلط اتہام لگایا جاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اس قسم کی نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور احمدی لوگ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ تو دراصل جماعت احمدیہ کے اس نظریے کی مثال ایسی ہے۔ کہ ہمارے پاس ایک مشعل ہے اور ہم اُس سے دوسرے چراغ جلانا چاہتے ہیں تو کیا اُس مشعل سے جلایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ معززین نے کہا جی ہاں جلائے جا سکتے ہیں جس پر محترم میر صاحب نے کہا جماعت احمدیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سراج منیر ہیں جن سے حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) نے اپنا چراغ جلایا اور جو کچھ آپ نے پایا سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل پایا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اس میں نمایاں ہے یا حضور کی ہتک! جس پر بعض دوستوں نے کہا کہ کیا آپ احمدی ہو گئے ہیں محترم جناب میر صاحب نے فرمایا کہ آپ کیسی بات کرتے ہیں میں احمدی تو نہیں مذکورہ بالا دلائل کو توڑ کر آپ مجھے قائل کر لیں تو میں آپ لوگوں کے نظریہ کو قوی سمجھونگا۔ چنانچہ خاکسار نے اس موقعہ پر محترم میر صاحب کو "ختم نبوت کا منکر کون" ٹریکٹ دیا جو آپ نے بہت پسند فرمایا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور سعید روحیں آغوش سلسلہ ہوں۔ آمین ثم آمین۔

اخبار قادیان

•۔۔۔ حضرت بھائی الدین صاحب ہرنیا کے اپریشن کے لئے مورخہ ۱۳؍ ظہور کو امرتسر تشریف لے گئے ہیں۔ اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ کے لئے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

•۔۔۔ عزیز حمید احمد صاحب نسیم ابن مکرم محمد احمد صاحب نسیم مرحوم نے امسال پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ سے ایم۔ایس۔سی کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اور اب چنڈی گڑھ میں ہی انکو پی۔ایچ۔ڈی میں داخلہ مل گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہونہار طالب علم کو اس سے بھی بڑھ کر کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرمہ عظیم النساء صاحبہ زوجہ مکرم بشیر الدین صاحب ابن مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ مختلف علاج بھی کرائے گئے ہیں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اُنکی صحت کے لئے جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

۲۔ خاکسار کے خسر محترم زبید علی ملا صاحب آف بانسرا (بنگال) آجکل مختلف قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ بعض دشمن اُنکو تکالیف پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ شدید طور پر مالی اور ذہنی پریشانی میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کے خسر محترم کی جملہ پریشانیوں کو اپنے فضل سے دور فرمائے آمین۔ خاکسار۔ شیخ عبد المومن کارکن دفتر محاسب قادیان۔

۳۔ خاکسار کے بہنوئی کئی عرصہ سے پیٹ کی تکلیف میں مبتلاء ہیں اس بناء پر کئی ایکس رے بھی لئے گئے ہیں ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ اُن کی صحت و تندرستی کے لئے اور خاکسار کے والدین کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ نذیر احمد مختار متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

۴۔ میری ہمشیرہ مکرمہ امۃ السلام زکیہ کو اللہ تعالیٰ نے دو لڑکیوں کے بعد تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی عمر دراز اور نیک خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے چچا زاد بھائی عزیز سید رضوان الحق صاحب نے بی کام کے امتحان میں نمایاں پوزیشن میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو اُن کے لئے مبارک کرے اور آئندہ کے لئے بہترین کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ خاکسار سید نصیر الدین قادیان۔

۵۔ میری بڑی ہمشیرہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ ٹیچر گرلز اسکول عثمان آباد کو اللہ تعالیٰ نے ایم اے پارٹ II کے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے شکرانہ فنڈ میں ۱۱/- روپیہ ادا کئے ہیں نیز وہ امسال فائنل کا امتحان دے رہی ہیں۔ درویشان کرام و احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے۔ خاکسار۔ عبد العلیم عثمان آباد۔

سفر امریکہ اور کینیڈا کیلئے روانگی ۔ بقیہ صفحہ اوّل

بابرکت پُرسفر کے لئے اجتماعی دُعا کرائی۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) بھی حضور کے ہمراہ تشریف لے گئی ہیں۔ ان کے علاوہ مکرم نواب زادہ شاہد احمد خان صاحب پاشا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے اور مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی کو بھی حضور کی معیّت میں یہ سفر کرنے کا خصوصی فخر حاصل ہوا ہے۔ حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

بعد میں کراچی سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ڈیڑھ بجے دوپہر وہاں پہنچ گئے۔ کراچی سے انگلستان اور انگلستان سے امریکہ پہنچ جانے کی خبر پہلے شائع ہو چکی ہے (بدر) احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کے خدام رفقاء کا ہر طرح حافظ و ناصر رہے آمین اور اس سفر کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور خیر و برکت کا موجب بنائے اور حضور بخیریت واپس تشریف لائیں۔ آمین

(الفضل مورخہ ۱۲/۷ ربوہ)

مرمت چار دیواری بہشتی مقبرہ

باغ اور بہشتی مقبرہ کے ارد گرد زرِ کثیر خرچ کر کے پختہ چار دیواری وقت کے اہم تقاضا کے پیشِ نظر بنائی گئی تھی اس چار دیواری کی مرمت کے لئے دفتر بہشتی مقبرہ میں ایک مد "مرمت چار دیواری بہشتی مقبرہ" مستقل طور پر رکھی گئی ہے یعنی اس غرض کے لئے بوقتِ ضرورت خزانہ صدر انجمن احمدیہ سے خرچ نہیں ہو سکے گا۔ البتہ احباب جماعت میں تحریک کر کے حاصل ہونے والی رقم سے مرمت کے اخراجات ہوں گے۔ اس وقت بہشتی مقبرہ کی غربی دیوار کا ایک حصہ پچھلی طرف خاص نشیب سے گر چکا ہے۔ اور اگر فوری طور پر اس کو دوبارہ تعمیر نہ کیا گیا تو بہشتی مقبرہ کی حفاظت کو سخت نقصان پہنچے گا۔ ہماری امانت مد مرمت چار دیواری بہشتی مقبرہ میں اس وقت بہت قلیل رقم موجود ہے۔ ضرورت ہے مخیّر احباب فوری طور پر اس مد میں رقوم بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ دیوار کو تعمیر کیا جائے اور بہشتی مقبرہ کی حفاظت میں خلل نہ پڑے۔

رقوم محاسب صاحب کے نام مد مرمت چار دیواری بہشتی مقبرہ میں بھجوائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت اور مخیّر احباب کو جلد اس ضروری غرض سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمایاں کامیابی

میرے لڑکے سید رفیع احمد مظفر داماد جناب سید غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم آف مظفرپور نے خدا کے فضل و کرم سے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا سے امسال Bihar University سے M.Sc Mathematics میں فرسٹ کلاس میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے آئندہ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سیدہ رفیعہ بیگم مظفرپور بہار

نوٹ:۔ سیدہ موصوفہ نے ۱۰/ روپے اعانت بدر اور ۵۰/ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں جزاہا اللہ تعالیٰ (ایڈیٹر)

مسجد حرام سے روکنے والے ۔ بقیہ اداریہ صفحہ ۲

ہیں۔ اور صبر کا گھونٹ پینے پر مجبور ہوتے جاتے ہیں۔ ان کا قصور سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ وہ پیارے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی دی ہوئی بشارت کے مطابق اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے امام مہدی پر ایمان لے آئے ہیں۔ اور اس کے جھنڈے تلے جمع ہو کر منظم طریق سے ساری دنیا میں خدمت و اشاعت دین اور اشاعت قرآن میں مصروف ہیں ان کی دینی خدمات کی گرد کو بھی کوئی دوسرا اسلامی فرقہ پہنچ نہیں سکا اسلام کی خاطر مالی اور جانی قربانیوں میں اس قدر بڑھے ہوئے ہونے کے باوجود محض علماء کے فتاویٰ کے نتیجہ میں حج بیت اللہ شریف سے محروم کر دئے گئے ہیں اسلام کی تاریخ میں یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ اسلام کا دعویٰ کرنے والوں ہم خود مسلمان ہی بیت اللہ شریف کے دروازے بند کر دیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ وَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی

کاش اس قدر ظلم کی راہ اختیار کرنے والے خود اپنے ہی حالات پر غور کرنے کی توفیق پائیں کہ وہ اپنے گھروں میں کس طرح سے خدائی امتحانوں میں پڑے ہوئے ہیں آفاتِ ارضی و سماوی وقتاً بعد وقتٍ اس کو جھنجھوڑ رہے ہیں۔ کیا قدرت ظالم ہے؟ نہیں وہ تو رحمت ہی رحمت ہے پھر خیر امت ہوتے ہوئے یہ اندرونی خلفشار اور باہمی اختلافات اور بیرونی طور پر قدرت کے یہ تازیانے کیوں برسنے لگے اور برستے چلے جا رہے ہیں؟ سوچئے کہیں ایسا تو نہیں کہ مسیح موعود و مہدی تو وقت پر آگیا اور آپ ہی اس کی شناخت نہ کر سکے غلطی آپ ہی کی ہو اور اس سے بدسلوکی کے سبب حالات کی یہ صورت بن رہی ہو!! سورت سبا کی حسب ذیل آیت کریمہ ہر خرد مند کو حالات حاضرہ پر سنجیدگی سے غور و فکر کرنے کی دعوت دیتی ہے کہ

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُکُمْ بِوَاحِدَۃٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰہِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی ثُمَّ تَتَفَکَّرُوْا مَا بِصَاحِبِکُمْ مِّنْ جِنَّۃٍ اِنْ ھُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ

(سورۃ سبا آیت نمبر ۴۷)

ترجمہ:۔ تو کہہ دے میں تم کو ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ کم سے کم وہ تو مانو وہ یہ ہے کہ اللہ کے سامنے دو دو ہو کر اور اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ پھر غور کرو تو لازماً یہی نتیجہ نکلے گا کہ تمہارا یہ ساتھی مجنون نہیں وہ صرف تمہیں آئندہ آنے والے سخت عذاب سے ہوشیار کرنے والا شخص ہے!!

[illegible]

اظہار تشکر اور درخواست دعا

میرے بیٹے عزیز ڈاکٹر عبد الحفیظ صاحب ایم بی بی ایس کرناٹک کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے پنجاب گورنمنٹ کی سروس کا موقعہ عطا کیا ہے۔ عزیز بطور عہدہ ڈیوٹی پر جا رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ جماعت کے بزرگوں، بھائی بہنوں سے درخواست ہے کہ عزیز کی مزید دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسارہ والدہ ڈاکٹر عبد الحفیظ صاحب قادیان

نوٹ:۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کی والدہ نے اس خوشی میں مبلغ ۵/ روپے شکرانہ فنڈ اور مبلغ ۵ روپے اعانت بدر فنڈ میں ادا کئے ہیں جزاہا اللہ احسن الجزاء (ایڈیٹر بدر)

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور گھاس سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر، دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر

خط و کتابت کا پتہ :۔

THE KERALA HORNS EMPORIUM
TC.36/1582, MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN-695009

PHONE NO. 2351
P.B. NO - 128
CABLE:-"CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل کے موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T COLONY,
MADRAS-600004
PHONE NO. 76

قادیان میں یوم آزادی کی پُر مسرت تقریب

جماعتی روایات کے مطابق احباب جماعت نے بھی ذوق شوق سے شرکت کی

جھنڈا لہرانے کی رسم جناب سردار گورنچن سنگھ صاحب باجوہ نے ادا کی

قادیان ۱۵ اگست آج مقامی طور پر انتہائی یوم آزادی کی پُرمسرت تقریب میونسپل کمیٹی قادیان کے وسیع احاطہ میں پوری شان سے منائی گئی۔ جماعتی روایات کے مطابق مقامی احباب جماعت بھی اس قومی تقریب میں بکثرت شریک ہو کر تقریب کی رونق بڑھانے کا موجب ہوئے۔ صبح ٹھیک ساڑھے نو بجے جناب سردار گورنچن سنگھ صاحب باجوہ نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی اور پولیس گارد نے جھنڈے کو سلامی دی اس کے بعد دلیش پیار کے مختلف گیت پیش کئے گئے جناب سردار گورنچن سنگھ صاحب باجوہ نے اس دن پر حاضرین کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ آزادی کا دن ہمیں بہت ہی قربانیوں کے بعد نصیب ہوا اور اس آزادی کو قائم رکھنے کے لئے پہلے سے زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے اور اس کام میں ڈسپلن پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جناب باجوہ صاحب نے پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی جی کے ۲۰ نکاتی پروگرام اور شری سنجے گاندھی کے ۵ نکاتی پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان پروگراموں پر عمل پیرا ہو کر ہمارے ملک نے پہلے سے بہت زیادہ ترقی کی ہے اور ترقی کر رہا ہے۔ آپ نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ حاصل کردہ آزادی کو قائم رکھنے کے لئے آگے آئیں اور اپنے ملک کی عزت قائم کریں۔ اسی طرح ہم ترقی کر سکتے ہیں اور اپنی آزادی کو برقرار رکھ سکتے ہیں اس موقعہ پر بعض دوسرے مقررین نے بھی آزادی کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے مناسب حال اظہار خیال کیا اور قومی قربانیوں کا ذکر کیا۔

جماعت احمدیہ کے بہت سے افراد اپنی سالہا روایات کے مطابق اس تقریب میں جوش و خروش سے شامل ہوئے۔ باوجود پیرانہ سالی کے حضرت امیر صاحب مقامی بنفس نفیس اور دوسرے بزرگانِ سلسلہ خصوصیت سے تقریب میں شرکت کیلئے تشریف لے گئے اور یہ تقریب ۱۲ بجے کے قریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی واضح ہو کہ دارالسلطنت دہلی میں وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی کی تقریر جو آل انڈیا ریڈیو سے سبھی مقامات پر سنی گئی آپ نے آزادی کے بعد ملک کو درپیش مشکلات کے باوجود ملکی سطح پر حاصل کردہ عظیم ترقیات کا ولولہ انگیز انداز میں ذکر کیا اور جنتا کو ملک کی ترقی کے لئے اور تیزی سے قدم آگے بڑھانے کی ترغیب دی

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس

بمقام ناصر آباد مورخہ ۲۱ اور ۲۲ اگست ۱۹۷۶ء

مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ نے اطلاع دی ہے کہ آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس بمقام ناصر آباد بسبب موسم کی خرابی کے بجائے مورخہ ۱۴ اور ۱۵ اگست کی بجائے مورخہ ۲۱ اور ۲۲ اگست کی تاریخوں میں منعقد ہو گی۔

احباب جماعت اس کانفرنس کے ہر طرح کامیاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ولادت

مورخہ ۲۷/۷ کو مکرم مولوی نور الاسلام صاحب مبلغ ڈائمنڈ ہاربر کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود خاکسار کا نواسہ اور مکرم عبدالرؤف صاحب کلکتہ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے خادم دین بننے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہونے کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار:—

بشیر احمد باگڑوی درویش قادیان

سیدنا حضرت مصلح موعود کی تصنیف

احمدیت کا پیغام — تامل زبان میں

سیدنا حضرت مصلح موعود کی مایہ ناز تصنیف "احمدیت کا پیغام" کا تامل ترجمہ شائع ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے الحمد للہ

جماعت احمدیہ کے صحیح عقائد معلوم کرنے کے لئے تامل زبان جاننے والے احباب کے لئے یہ کتاب بہت ہی مفید ہے اس کی قیمت برائے نام صرف ایک روپیہ رکھی گئی ہے۔ یہ کتاب مندرجہ ذیل پتہ پر دستیاب ہو سکے گی۔

علاوہ ازیں "وفات مسیح علیہ السلام و امام مہدی کی آمد" "ہندو مذہب کی کتابوں میں حضرت رسول کریم صلعم کی پیشگوئیاں" "ہم مسلمان ہیں" وغیرہ تامل لٹریچرز ۲۰ پیسے ڈاک ٹکٹ روانہ فرما کر مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

خاکسار

محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ

53/B.C.H Road - MADRAS - 600094

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ میں اب قریباً چار ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے یہ چندہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے اور اس کی شرح ہر دوست کی سالانہ میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے اس چندہ کی سو فیصد ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

لہٰذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں اور فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

احباب جماعت توجہ فرمائیں

تحریک جدید کے مالی سال کے دس ماہ گزرنے کو ہیں۔ لیکن متعدد احباب کے ذمہ کثیر رقوم اس چندہ کی بقایا چلی آ رہی ہے اور بعض کے وعدے ابھی تک موصول نہیں ہوئے مہربانی کر کے عہدیداران جلد توجہ فرمائیں تاکہ مالی سال کے اختتام تک بجٹ کے مطابق وصولی ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ احباب کو قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے، مالی جہاد میں باقاعدگی اختیار کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے وارث بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ محترمہ امید سے ہیں نیک۔ خادم دین اولاد کے لئے بزرگان سلسلہ اور درویشان کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ نیز ہم دونوں بھائیوں کی دینی دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار۔ کے شفیق سیکرٹری تبلیغ تیاپور